https://dailybalochistanobserverquetta.com.pk/

dailybalochistanobserver@gmail.com

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت | ABC Certified | کوئٹہ سے شائع ہونیوالا بلوچستان کا کثیرالاشاعت روزنامہ

روزنامہ Daily BALOCHISTAN OBSERVER Quetta

بلوچستان آبزرور کوئٹہ

چیف ایڈیٹر نثار احمد

جلد 19 | جمعرات 23 جولائی 2026ء | 8 صفر 1448ھ | قیمت 5 روپے | شمارہ 108

بلوچستان: سوراب اور مستونگ میں سیکیورٹی فورسز کی کارروائی، 10 دہشتگرد ہلاک

2 خواتین خودکش بمبار سہولت کار سمیت گرفتار

ضلع سوراب میں 7 دہشت گرد ہلاک ہوئے جبکہ مستونگ میں 3 دہشت گرد مارے گئے اور دو خواتین خودکش بمباروں سمیت ان کے سہولت کار کو حراست میں بھی لے لیا

48 گھنٹوں کے دوران بلوچستان کے ضلع سوراب اور مستونگ میں انٹیلی جنس بیسڈ کارروائیاں کی گئیں، مزید دہشت گردوں کے خاتمے کیلئے کلیئرنس آپریشن جاری ہے، آئی ایس پی آر

کوئٹہ (این این آئی) سکیورٹی فورسز نے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں فتنہ الہندوستان اور فتنہ الخوارج کے دہشتگرد نیٹ ورک کے خلاف کارروائیوں میں 10 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا جبکہ مستونگ میں 2 خواتین خودکش بمباروں کو سہولت کار سمیت گرفتار کرلیا گیا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کے مطابق 48 گھنٹوں کے دوران بلوچستان کے ضلع سوراب اور مستونگ میں انٹیلی جنس بیسڈ کارروائیاں کی گئیں جس میں 10 دہشت گرد ہلاک ہوئے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق سکیورٹی فورسز نے دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو مؤثر انداز میں نشانہ بنایا، ضلع سوراب میں 7 دہشت گرد ہلاک ہوئے جبکہ مستونگ میں 3 دہشت گرد مارے گئے اور دو خواتین خودکش بمباروں سمیت ان

(بقیہ 3 صفحہ 3 پر)

اسلام آباد، وزیراعظم شہباز شریف انڈس آر اے ایس ایکسپو 2026 کے موقع پر خطاب کر رہے ہیں

اسحاق ڈار کی منیلا میں یورپی یونین کی اعلیٰ نمائندہ سے ملاقات

منیلا (این این آئی) نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے منیلا میں 33ویں آسیان ریجنل فورم کے وزارتی

(بقیہ 7 صفحہ 3 پر)

اسحاق ڈار کی منیلا میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے اعلیٰ حکام سے ملاقات

منیلا (این این آئی) نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں ایشیائی ترقیاتی

(بقیہ 6 صفحہ 3 پر)

اقوام متحدہ کا امریکا اور ایران کے درمیان کشیدگی پر اظہارِ تشویش، سفارتکاری پر زور

ہسپتالوں، پانی کی فراہمی کے نظام اور دیگر بنیادی شہری تنصیبات کو ہر صورت محفوظ رکھا جانا چاہیے، ترجمان

اقوام متحدہ (این این آئی) اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریش نے امریکا اور ایران کے درمیان جاری اور بڑھتی فوجی کشیدگی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے

(بقیہ 4 صفحہ 3 پر)

سعودی عرب اور تجارتی بحری جہازوں کو دھمکیاں ناقابلِ قبول ہیں، پاکستان

پاکستانی پرچم بردار جہازوں کو خطرہ قومی سلامتی کے خلاف تصور کیا جائے گا، ترجمان دفتر خارجہ

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان نے حوثی ملیشیا کی سعودی عرب اور بحیرہ احمر میں جہاز رانی کے خلاف دھمکیوں کی مذمت اور سعودی عرب کی سلامتی وخود مختاری اور علاقائی سالمیت کی بھرپور حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ اپنے بیان میں ترجمان دفترِ خارجہ نے کہا کہ سعودی عرب

(بقیہ 5 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ میں سٹریٹ کرائم کے بڑھتے واقعات کو روکنے کیلئے ٹھوس عملی اقدامات کی ضرورت ہے، جعفر مندوخیل

۔عوام کی حفاظت حکومت کی اولین ذمہ داری ہے اور ہمارے عوام کے جان و مال کی حفاظت کے حوالے سے کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائیگی

نوجوانوں میں منشیات کا بڑھتا ہوا خطرہ بھی اتنا ہی خطرناک ہے۔ منشیات کی لت معاشرے کو کمزور کرتی ہے، گورنر بلوچستان

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل نے کہا کہ کوئٹہ اور اسکے مضافات میں بڑھتے ہوئے اسٹریٹ کرائمز، غیراعلانیہ لوڈ شیڈنگ، پانی کی قلت، صفائی کی ابتر صورتحال اور خاصکر منشیات کا بڑھتا ہوا خطرہ فوری اور مربوط اقدامات کے متقاضی ہیں۔ گورنر مندوخیل نے کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن کو ہدایت کی کہ کوئٹہ شہر کے مضافاتی علاقوں کے تواتر ساتھ دورے کریں کیونکہ گڈ گورننس کا آغاز ہی

(بقیہ 1 صفحہ 3 پر)

آزاد کشمیر کے عوام کے حقوق کیلئے بھی جدوجہد جاری رکھیں گے، بلاول

آزاد کشمیر کا مستقبل الیکشن سے جڑا، عوام دو تہائی اکثریت دلوائیں تو آئینی ترمیم لائیں گے

میرپور (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ نہ سابق وزیراعظم نواز شریف اور نہ ہی وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنے وزیر دفاع کے بیان کی مذمت کی، لگتا ہے یہ اپنے وزیر کے ساتھ کھڑے ہیں، وفاقی وزیر اپنے متنازع بیان پر معافی مانگیں یا عہدہ چھوڑ دیں، بصورت مسلم لیگ (ن) کی پالیسی تصور کی جائے گی، ن لیگ والے آپ کے پیر

(بقیہ 8 صفحہ 3 پر)

مقبوضہ کشمیر میں تیز بارشیں، بھارت نے پانی کا بڑا ریلہ پاکستان کی جانب چھوڑ دیا

پانی کا ریلا آئندہ 48 گھنٹوں میں دریائے چناب وزیرآباد پہنچنے کا امکان ہے، محکمہ اریگیشن پنجاب

اسلام آباد (این این آئی) مقبوضہ کشمیر میں تیز بارشوں کے بعد بھارت نے پانی کا بڑا ریلہ پاکستان کی جانب چھوڑ دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی تیز بارشوں کے بعد سلال ڈیم کے تمام گیٹ کھولے دیے اور پانی کا بڑا ریلہ پاکستان کی جانب چھوڑ دیا۔ بھارت کی جانب سے پانی چھوڑے جانے کے بعد پاکستان میں بڑے سیلاب کا خدشہ ہے اور اس حوالے سے سیالکوٹ اور وزیرآباد کے علاقوں میں سیلابی صورتحال

(بقیہ 9 صفحہ 3 پر)

ڈرونز کی 60 فیصد سے زائد مقامی بنیادوں پر تیاری مکمل حاصل کر لی ہے، شہباز شریف

معرکہ حق میں مسلح افواج نے خودمختار نظام اور سائبر سکیورٹی کے ذریعے سرحدوں کا دفاع کیا، سلامتی کے شعبے میں ٹیکنالوجی کا استعمال قابل فخر ہے، پاکستان نے جدید ٹیکنالوجی میں اہم کامیابیاں حاصل کیں

معرکہ حق میں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی قیادت میں مسلح افواج نے جدید ٹیکنالوجی اپنائی، فیلڈ مارشل کی سربراہی میں ائیر چیف اور نیول چیف کی معاونت شاندار رہی ہے، وزیراعظم کا تقریب سے خطاب

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ معرکہ حق میں مسلح افواج نے خودمختار نظام اور سائبر سکیورٹی کے ذریعے سرحدوں کا دفاع کیا، سلامتی کے شعبے میں ٹیکنالوجی کا استعمال قابل فخر ہے، پاکستان نے جدید ٹیکنالوجی میں اہم کامیابیاں حاصل کیں، ڈرونز کی 60 فیصد سے زائد مقامی بنیادوں پر تیاری مکمل حاصل کر لی ہے، معرکہ حق میں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی قیادت میں مسلح افواج نے جدید ٹیکنالوجی اپنائی، فیلڈ مارشل کی سربراہی میں ائیر چیف اور نیول چیف کی معاونت شاندار رہی ہے، معرکہ حق میں مسلح افواج نے خودمختار نظام اور سائبر سکیورٹی کے ذریعے سرحدوں کا دفاع کیا، پاکستان اپنی خودمختاری کے دفاع کے لئے جدید ٹیکنالوجی استعمال کرے گا، جدت کو قابل عمل حل میں بدل کر عوام کی زندگی آسان بنائیں گے، انتھک محنت سے آئندہ نسلوں کے لئے روشن اور خوشحال پاکستان بنائیں گے۔ وہ بدھ کو یہاں انڈس

(بقیہ 2 صفحہ 3 پر)

حکومت بلوچستان نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا

کوئٹہ (این این آئی) حکومت بلوچستان نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا۔ محکمہ خزانہ بلوچستان کے نوٹیفکیشن کے مطابق بنیادی پے اسکیلز 2026 میں ایڈہاک ریلیف الاؤنس 2022 اور 2025 کو ضم کیا گیا ہے، جبکہ نئے

(بقیہ 10 صفحہ 3 پر)

اسلام آباد، وزیراعظم شہباز شریف چیف آف آرمی سٹاف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر انڈس آر اے ایس ایکسپو 2026 کے موقع پر منعقدہ تقریب میں شریک ہیں

بلوچستان میں پائیدار امن، ترقی اور خوشحالی کے سفر کو ہر قیمت پر جاری رکھا جائیگا، سرفراز بگٹی

دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا کر ملک دشمن عناصر کے ناپاک عزائم کو ناکام بنایا گیا ہے، خودکش حملوں کی منصوبہ بندی میں ملوث عناصر کی گرفتاری بھی قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بڑی کامیابی ہے

عوام کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے اور امن کے قیام کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں، وزیراعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ضلع سوراب اور ضلع مستونگ میں سیکیورٹی فورسز کے کامیاب انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز کو سراہتے ہوئے دہشت گردوں کے خلاف مؤثر کارروائیوں پر پاک فوج، دیگر سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو خراج تحسین پیش کیا ہے سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے ایک پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران سوراب اور مستونگ

(بقیہ 11 صفحہ 3 پر)

اصلاحات پر عملدرآمد میں تاخیر قابل قبول نہیں، قیصر احمد شیخ

حکومت کا بنیادی مقصد کاروبار میں آسانی پیدا کرنا اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا ہے

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے سرمایہ کاری بورڈ قیصر احمد شیخ نے کہا ہے کہ حکومت کا بنیادی مقصد کاروبار میں آسانی پیدا کرنا اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا

(بقیہ 12 صفحہ 3 پر)

صحت اور تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کے بنیادی ستون ہیں، سیدال خان

ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سے حاجی فضل قادر مندوخیل، فواد چوہدری، قبائلی عمائدین، تاجر، وکلا، ڈاکٹرز اور طلبہ کے وفود کی ملاقاتیں

کوئٹہ / اسلام آباد (این این آئی) ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان سے پارلیمنٹ ہاؤس میں بلوچستان سے رکن صوبائی اسمبلی حاجی فضل قادر مندوخیل، سابق وفاقی وزیر فواد چوہدری اور ان کی اہلیہ، معروف قبائلی عمائدین، ممتاز تاجر رحمت السلام خٹک، وکلا، ڈاکٹرز، طلبہ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے وفود نے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں۔ ملاقاتوں کے

(بقیہ 14 صفحہ 3 پر)

کھڈکوچہ میں آئی ای ڈی دھماکے سے پل تباہ، کوئٹہ کراچی شاہراہ ٹریفک کیلئے بند

کوئٹہ (این این آئی) ضلع مستونگ کے علاقے میں نامعلوم شرپسندوں نے قومی شاہراہ پر ایک اور پل دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا، حالیہ دنوں میں اڑائے جانے والے پلوں کی تعداد پانچ ہوگئی۔

وڈھ، دکان پر دھماکہ، کوئی جانی نقصان نہیں ہوا

کوئٹہ (این این آئی) وڈھ میں دکان پر دھماکہ، کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ پولیس کے مطابق وڈھ بازار میں محمد رفیق نامی شخص کی دکان پر دھماکے کا واقعہ پیش آیا جس سے دکان کو نقصان پہنچا تاہم واقعہ میں کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ سیکورٹی فورسز نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر شواہد اکٹھے کرلیے

پٹرولیم مصنوعات پر عائد لیوی ایک بھتہ ٹیکس ہے، حافظ نعیم الرحمٰن

حکومت پٹرولیم لیوی کا خاتمہ کرے، بجلی کے شعبے میں آئی پی پی معاہدوں پر نظرثانی کرے

لاہور (این این آئی) امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات پر عائد لیوی ایک بھتہ ٹیکس ہے، حکومت اسے فوری ختم کرکے عوام کو ریلیف فراہم کرے اور پٹرول کی قیمت میں کمی کرے۔ اپنے ایکس پر جاری پیغام میں حافظ نعیم الرحمٰن

(بقیہ 15 صفحہ 3 پر)

حالیہ علاقائی کشیدگی کو بات چیت اور سفارتکاری کے ذریعے حل کیا جائیگا، اسحاق ڈار

تجارت، اقتصادی روابط، دفاع اور عوامی سطح پر روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال

دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کیلئے اعلیٰ سطح کے رابطوں کا تسلسل نہایت اہم ہے، اسحاق ڈار کی سری لنکا کے اہم منصب سے ملاقات، دوطرفہ تعلقات پر گفتگو

منیلا (این این آئی) نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے منیلا میں آسیان ریجنل فورم (اے آر ایف) کے موقع پر سری لنکا کے وزیر خارجہ وجیتھا ہیراتھ سے ملاقات کی۔ بدھ کو وزارت خارجہ سے جاری بیان کے مطابق دونوں وزرائے خارجہ نے پاکستان اور سری لنکا کے درمیان قریبی اور دوستانہ تعلقات کا اعادہ کیا اور تجارت، اقتصادی روابط، دفاع اور عوامی سطح پر روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون

(بقیہ 13 صفحہ 3 پر)

مستونگ، مسلح افراد کی مسافر کوچ پر فائرنگ 3 مسافر جاں بحق، 3 زخمی

واقعہ کے بعد سیکورٹی فورسز نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر نعشوں اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا

کوئٹہ (این این آئی) ضلع مستونگ میں کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر مسلح افراد کی مسافر بس پر فائرنگ سے 3 مسافر جاں بحق جبکہ 3 زخمی ہوگئے۔ سیکورٹی فورسز حکام کے مطابق بدھ کو مستونگ کے علاقے کھڈکوچہ میں گورو کے مقام پر نامعلوم مسلح افراد نے کوئٹہ سے کراچی جانے والی مسافر بس پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں 3 مسافر انعام الحق سکنہ قلعہ عبداللہ، سید طارق

(بقیہ 23 صفحہ 3 پر)

یوسف رضا گیلانی کی آذربائیجان کے سفیر کو الوداعی ملاقات

پارلیمانی سفارتکاری دوطرفہ تعلقات کا ایک بنیادی ستون ہے، چیئرمین سینیٹ

اسلام آباد (این این آئی) چیئرمین سینیٹ سید یوسف رضا گیلانی نے اسلام آباد میں جمہوریہ آذربائیجان کے سفیر خضر فرہادوف سے الوداعی ملاقات کی جس میں پاکستان اور آذربائیجان کے درمیان تاریخی، برادرانہ اور اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مستحکم بنانے میں ان کی غیرمعمولی خدمات کو سراہا گیا۔ چیئرمین سینیٹ نے سفیر آذربائیجان کا خیرمقدم کرتے ہوئے

(بقیہ 22 صفحہ 3 پر)

وفاقی حکومت ڈیلرز کا منافع کسی صورت 8 فیصد نہیں کرے گی، ذرائع پیٹرولیم ڈویژن

اسلام آباد (این این آئی) ذرائع پیٹرولیم ڈویژن نے کہا ہے کہ وفاقی

(بقیہ 21 صفحہ 3 پر)

اسرائیلی فوج کا غزہ میں رہائشی مکان پر فضائی حملہ، فلسطینی میاں بیوی چار بچوں سمیت شہید

شمالی غزہ میں جبالیا کیمپ کے اندر واقع یمن السعید ہسپتال کی پہلی منزل پر ایک صیہونی ڈرون کے حملے کے نتیجے میں چار افراد شہید اور دیگر کئی زخمی ہو گئے تھے

اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں شہید ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 1169 ہو چکی ہے، اس کے علاوہ 3756 افراد زخمی ہوئے ہیں جبکہ 802 لاشیں بھی نکالی جا چکی ہیں

غزہ (این این آئی) اسرائیلی فوج نے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فجر کے وقت غزہ شہر پر فضائی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک شہری، اس کی اہلیہ اور ان کے چار معصوم بچے شہید ہو گئے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق اسرائیلی طیاروں نے غزہ شہر کے علاقے حی الصبرہ میں ایک رہائشی مکان کو نشانہ بنایا۔ شہدا میں فراس احمد المصری، ان کی اہلیہ سلسبیل محمد علی المصری اور ان

(بقیہ 16 صفحہ 3 پر)

گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل سے سراج لہڑی ملاقات کر رہے ہیں

سائنس و ٹیکنالوجی کی تعلیم، اختراع اور جدید ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری ناگزیر ہے، خالد مگسی

پاکستان خطے میں سائنسی تحقیق، جدت، علم کے تبادلے اور استعداد کار میں اضافے کے فروغ کیلئے ای سی او سائنس فاؤنڈیشن کی مکمل حمایت جاری رکھے گا

ای سی او رکن ممالک سائنس، ٹیکنالوجی اور جدت کے شعبوں میں علاقائی تعاون کو مزید مضبوط بنائیں، وفاقی وزیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی خالد حسین مگسی نے اقتصادی تعاون تنظیم (ای سی او) کے رکن ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ سائنس، ٹیکنالوجی اور جدت کے شعبوں میں علاقائی تعاون کو مزید مضبوط بنائیں تاکہ موسمیاتی تبدیلی، پانی و خوراک کے عدم تحفظ، توانائی کی منتقلی، صحت عامہ، ڈیجیٹل عدم مساوات اور نوجوانوں کی بے روزگاری جیسے مشترکہ چیلنجز سے موثر انداز میں نمٹا جا سکے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار بدھ کو اسلام آباد میں اقتصادی تعاون تنظیم سائنس فاؤنڈیشن (ای سی او ایس ایف) کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے چھٹے اجلاس کی

(بقیہ 20 صفحہ 3 پر)

مذاکرات کامیاب، پیٹرول پمپ اونرایسوسی ایشن کا ہڑتال موخر کرنے کا اعلان

اب دوبارہ خطے میں جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں، جنگ کی وجہ سے پٹرولیم قیمتوں میں اضافہ کا پہاڑ کھڑا ہوا ہے، وزیر پٹرولیم

اسلام آباد (این این آئی) حکومت کے ساتھ مذاکرات کامیاب

(بقیہ 17 صفحہ 3 پر)

مستونگ کی سب تحصیل کھڈکوچہ میں آج رات 9 بجے سے تاحکم ثانی کرفیو نافذ کر دیا گیا

کوئٹہ (این این آئی) مستونگ کی سب تحصیل کھڈکوچہ میں آج رات 9 بجے سے تاحکم ثانی کرفیو نافذ کر دیا گیا، کرفیو کے دوران شہریوں کو گھروں سے باہر نکلنے کی

(بقیہ 18 صفحہ 3 پر)

بلوچستان ہیلتھ کارڈ کے تحت بینق میں پہلی کامیاب گردے کی پیوندکاری، ماں نے بیٹے کو گردہ عطیہ کر دیا

بلوچستان ہیلتھ کارڈ کے تحت گردے کی پیوندکاری کی سہولت کا آغاز صوبے کے گردوں کے مریضوں کیلئے امید کی نئی کرن ہے

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کی صحت کے شعبے میں ایک اہم سنگ میل اس وقت عبور کیا گیا جب بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف نیفرو یورالوجی (بینق) میں بلوچستان ہیلتھ

(بقیہ 19 صفحہ 3 پر)

دالبندین، نامعلوم مسلح افراد نے گیس باؤزر کو آگ لگا دی

دالبندین (این این آئی) دالبندین کے علاقے چارسر کے مقام پر نامعلوم مسلح افراد نے باؤزر گاڑی کو آگ لگا دی۔ پولیس

(بقیہ 24 صفحہ 3 پر)

ژوب، نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق ہوگیا

ژوب (این این آئی) ژوب کے علاقے میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق ہوگیا۔ پولیس کے

(بقیہ 25 صفحہ 3 پر)

مشیر ترقی نسواں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی بینظیر بھٹو ایمرجنسی رسپانس ٹراما سینٹر کوئٹہ کا دورہ کر رہی ہیں

قومی پارٹیوں کو سیاسی مفادات سے ہٹ کر بلوچستان کیلئے سوچنا ہوگا، مولانا ہدایت الرحمن بلوچ

بلوچستان بارود پر کھڑا، بدامنی عروج پر، عوام بدحال، انصاف و تحفظ فراہم کرنے والے ادارے خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں

زمینوں پر قبضے معدنیات و شاہراہوں پر لوٹ مار، ٹرکوں کو جلانا روز کا معمول بن گیے ہیں۔ لاقانونیت عروج پر ہیں عوام کی جان و مال محفوظ نہیں، ایم پی اے

کوئٹہ (این این آئی) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا کہ قومی پارٹیوں کو سیاسی مفادات سے ہٹ کر بلوچستان کیلئے سوچنا ہوگا۔ پارلیمانی و دیگر سیاسی و قومی جماعتوں کو ملکر پانی سر سے گزرنے سے پہلے اہل بلوچستان کی جان و مال کی حفاظت و امن اور ترقی کیلئے سنجیدہ عملی و فوری کام کرنے ہوں گے۔ پہاڑوں، شہروں و شاہراہوں کو کلیئر کرنا ان فورسز کی ذمہ داری

(بقیہ 26 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ سے سابق کونسلر محمد حسین ملاقات کر رہے ہیں

خیبرپختونخوا، بارشوں نے تباہی مچادی، 18 افراد جاں بحق، 19 زخمی

19 جولائی سے صوبے میں ہونے والی تیز بارشوں اور فلیش فلڈ کے باعث جاں بحق افراد میں 7 مرد، 8 بچے اور 3 خواتین شامل ہیں

صوبے کے تمام دریاں اور ندی نالوں میں پانی کی سطح اور بہا معمول کے مطابق ہے، پی ڈی ایم اے خیبرپختونخوا

پشاور (این این آئی) پی ڈی ایم اے خیبرپختونخوا نے کہا ہے کہ 19 جولائی سے اب تک صوبے میں ہونے والی تیز بارشوں اور فلیش فلڈ کے باعث گھروں کی چھتیں اور دیواریں گرنے، سیلابی ریلوں میں بہہ جانے کے مختلف واقعات میں 18 افراد جاں بحق اور 19 زخمی ہوئے ہیں۔ بیان کے مطابق جاں بحق افراد میں 7 مرد، 8 بچے اور 3 خواتین شامل ہیں، جبکہ زخمیوں میں 11 مرد، 4 خواتین اور 4 بچے

(بقیہ 31 صفحہ 3 پر)

بلوچستان کے عوام منفی پالیسیوں اور غیر جمہوری رویوں کے باعث ریاست سے دور ہوتے جا رہے ہیں، میر کبیر محمد شہی

نیشنل پارٹی بلوچستان کے مسئلے پر منعقد ہونے والی قومی کانفرنس برائے بلوچستان کا خیرمقدم کرتی ہے

کوئٹہ (این این آئی) نیشنل پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل میر کبیر احمد محمد شہی سے جماعتِ اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر لیاقت بلوچ نے اپنے وفد کے

(بقیہ 27 صفحہ 3 پر)

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس، پی آئی ایس پی آڈٹ اعتراضات کا جائزہ لیا گیا

ذیلی کمیٹی نے معاملہ 15 دن میں حل کرنے کی ہدایت کردی۔ ایف آئی اے کے ساتھ ریکارڈ شیئر کر چکے ہیں

اسلام آباد (این این آئی) کنوینر کمیٹی معین عامر پیرزادہ کی زیر

(بقیہ 28 صفحہ 3 پر)

مینوفیکچرنگ، مقامی ویلیو ایڈیشن، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور برآمدات میں اضافہ ہونا چاہیے، جام کمال

آئندہ پالیسی کا محور حقیقی مینوفیکچرنگ، مقامی ویلیو ایڈیشن، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور برآمدات میں اضافہ ہونا چاہیے

حکومت برآمدات، ویلیو ایڈیشن اور صنعتی سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے ہرممکن تعاون فراہم کرے گی، وزیر تجارت سے سام سنگ پاکستان کے کنٹری ہیڈ کی وفد کے ہمراہ ملاقات

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر تجارت جام کمال خان نے معروف ٹیک کمپنی سام سنگ کو پاکستان میں تیار ہونے والے موبائل فونز کی برآمدات بڑھانے اور پاکستان کو موبائل فون مینوفیکچرنگ، ریفربشمنٹ اور برآمدات کا علاقائی مرکز بنانے کی دعوت دیتے ہوئے یقین دہانی کرائی ہے کہ حکومت برآمدات، ویلیو ایڈیشن اور صنعتی سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے ہرممکن تعاون فراہم کرے گی۔ وزارت

(بقیہ 29 صفحہ 3 پر)

ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کے وفد کا الیکشن کمیشن کا دورہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جدید ٹریننگ اکیڈمی انتخابی انتظام و انصرام اور استعداد کار میں اضافے کیلئے جدید سہولیات سے آراستہ ہے، بریفنگ

اسلام آباد (این این آئی) ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کے وفد نے بدھ کو الیکشن کمیشن آف پاکستان کا دورہ کیا جہاں چیف الیکشن کمشنر سکندر سلطان راجہ نے وفد کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ ایران اور پاکستان دو ہمسایہ ممالک ہیں جو تاریخی، مذہبی اور ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں، یہ ملاقات دونوں ممالک کے انتخابی اداروں کے درمیان تجربات کے تبادلے اور ادارہ جاتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کا بہترین موقع ہے۔

کوئٹہ، گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل سے صوبائی وزراء میر عاصم کرد گیلو، میر شعیب نوشیروانی اور ایم پی اے زرک خان مندوخیل ملاقات کر رہے ہیں

پنجاب میں مون سون بارشوں نے نکاسی آب کے نظام کی قلعی کھول دی، 17 افراد جاں بحق

اموات میں بوسیدہ عمارتیں گرنے، آسمانی بجلی گرنے اور کرنٹ لگنے کے واقعات شامل ہیں

لاہور (این این آئی) پنجاب میں مون سون کی شدید بارش کے باعث لاہور میں کئی اہم شاہراہیں اور نشیبی علاقے گھنٹوں زیر آب رہے، ٹریفک شدید متاثر ہوئی اور کھڑے پانی میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے ایک موٹر سائیکل سوار جان کی بازی ہار گیا۔ صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے مطابق مجموعی طور پر 17 افراد جاں بحق اور 107 زخمی ہوچکے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق بارش کے دوران شہر کے مختلف حصوں کی صورت حال حکومتی دعوؤں سے مختلف دکھائی دی۔

(بقیہ 30 صفحہ 3 پر)

روزنامہ
Daily BALOCHISTAN Observer Quetta
بلوچستان آبزرور کوئٹہ

پبلشر نثار احمد نے الکریم پرنٹنگ پریس سریاب پھاٹک بالمقابل سیلانی ویلفیئر سریاب روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ بلوچستان آبزرور فلیٹ #2 یونیورسل کمپلیکس سیکنڈ فلور فیز ii جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا
کوئٹہ فون نمبر 03312634009۔ اسلام آباد بیورو چیف 03335190142

جدید ریلوے نظام کا ملکی معیشت، تجارت اور علاقائی روابط کے فروغ میں کلیدی کردار

وزیراعظم شہباز شریف نے ریلوے کے ترقیاتی منصوبوں کو اعلیٰ معیار اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جدید اور مؤثر ریلوے نظام ملکی معیشت، تجارت اور علاقائی روابط کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ پاکستان ریلویز مسافروں اور مال برداری کیلئے سب سے کم لاگت اور مؤثر ذریعہ نقل وحمل ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ جدید اور مؤثر ریلوے نظام ملکی معیشت، تجارت اور علاقائی روابط کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ پاکستان ریلویز کے بنیادی ڈھانچے کی جدید کاری کا پاکستان کے علاقائی تجارت اور لاجسٹکس ہب کے طور پر کردار میں کلیدی کردار ہوگا۔ وزیراعظم نے ریلوے کے ترقیاتی منصوبوں کو اعلیٰ معیار اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ وزیراعظم نے مین ریلوے لائین ون کے روہڑی۔ملتان سیکشن کی اپ گریڈیشن کے حوالے سے تجاویز پیش کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس کو ایم ایل-1 اور ایم ایل-3 اپ گریڈیشن، تھرکول ریلوے کنیکٹیوٹی اور دیگر منصوبوں کی پیشرفت پر بریفنگ دی گئی۔ بتایا گیا کہ ایم ایل-1 کی کراچی۔روہڑی سیکشن کیلئے تفصیلی انجینئرنگ ڈیزائن مکمل کرلی گئی ہے، ایم ایل 3 روہڑی-نوکنڈی کی اپ گریڈیشن پی ایس ڈی پی اور برج فنانسنگ تحت کی جائے گی۔ تھرکول ریل کنیکٹیوٹی منصوبے کا 112 کلومیٹر طویل ریلوے ٹریک تھرکول تا چھور ریلوے اسٹیشن پر 60 فیصد کام ہو چکا اور یہ منصوبہ دسمبر 2026 تک مکمل کرلیا جائے گا۔ ریلوے کی اصلاحات کے لئے بین الاقوامی کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کرلی گئی ہیں۔ ریلوے کے ماتحت اسکول اور ہسپتالوں کی سروسز کو آوٹ سورس کیا جاچکا ہے

انسانیت کی قدر ہی سب سے بڑا عمل ہے

انسانی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اقوام، تہذیبوں اور مذاہب کی اصل تعلیم انسان کی عزت، محبت، رحم، انصاف اور بھلائی پر قائم رہی ہے۔ انسانیت ایک ایسا آفاقی قدر ہے جو رنگ، نسل، زبان، قومیت اور مذہبی اختلافات سے بالاتر ہے۔ جب انسان دوسرے انسانوں کی عزت کرتا ہے، ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے، کمزور کا سہارا بنتا ہے اور انصاف کے ساتھ پیش آتا ہے تو وہ اپنے انسان ہونے کا حق ادا کرتا ہے۔ حقیقی عظمت دولت، طاقت یا شہرت میں نہیں، بلکہ اس بات میں ہے کہ انسان اپنے علم، اخلاق اور عمل سے دوسروں کے لیے کتنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اسی لیے کہا جا سکتا ہے کہ انسانیت کی قدر ہی سب سے بڑا عمل ہے، جو ہر مہذب معاشرے کی پہچان بنتی ہے۔ جہاں انسانیت کے اقدار زندہ ہوں، وہاں نفرت، ظلم اور تعصب خود بخود کم ہونے لگتے ہیں، اور امن، بھائی چارہ اور اجتماعی ترقی کو فروغ ملتا ہے۔

اسلام نے انسانیت کو نہایت بلند مقام عطا کیا ہے۔ قرآنِ کریم انسان کو باہمی بھائی چارے، انصاف اور نیکی کا درس دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بے شک اللہ انصاف، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔" (سورۃ النحل: 90)۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مسلمان کی زندگی صرف عبادات تک محدود نہیں، بلکہ انصاف، رحم، سخاوت اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی بھی ایمان کا اہم حصہ ہے۔ جب یہ اقدار انسان کے کردار کا حصہ بن جاتی ہیں تو معاشرے میں امن، اعتماد اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ اسلام ہر حال میں کمزور، مسکین، یتیم اور ضرورت مند کی مدد کی تلقین کرتا ہے، اور یہی تعلیم اسلامی معاشرے کو رحمت، انصاف اور انسان دوستی کا نمونہ بناتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔" (المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث: 5937، حسن)۔ یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کی زندگی میں آسانی، سکون اور بھلائی لائے۔ انسان کی عظمت اس کے مال و دولت یا منصب سے نہیں، بلکہ اس کے کردار، خدمت اور انسان دوستی سے ناپی جاتی ہے۔ اسلام انسان کو سکھاتا ہے کہ وہ ہر حال میں دوسروں کے لیے رحمت، آسانی اور خیر خواہی کا ذریعہ بنے۔ جو شخص دوسروں کی تکلیف کم کرنے کے لیے اپنا وقت، صلاحیتیں اور وسائل صرف کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا مستحق بن جاتا ہے، اور اس کا دل بھی حقیقی سکون سے آشنا ہوتا ہے۔

معروف ماہرِ نفسیات مارٹن سیلیگمین (Seligman Martin)، جو مثبت نفسیات (Positive Psychology) کے بانی سمجھے جاتے ہیں، اپنی تحقیق میں بیان کرتے ہیں کہ دوسروں کی مدد کرنا، ہمدردی کا اظہار کرنا اور سماجی بھلائی کے کاموں میں حصہ لینا انسان کی ذہنی آسودگی، خوشی اور زندگی کے اطمینان میں نمایاں اضافہ کرتا ہے۔ ان کے مطابق حقیقی خوشی صرف ذاتی کامیابیوں سے نہیں، بلکہ دوسروں کی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ مثبت نفسیات یہ بھی بتاتی ہے کہ جو لوگ خدمت، تعاون اور ہمدردی کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بناتے ہیں، وہ ذہنی طور پر زیادہ مضبوط، پُرامید اور مطمئن ہوتے ہیں۔

معروف ماہرِ عمرانیات ایمل ڈرکھائم (Durkheim Émile) کا کہنا ہے کہ معاشرے کی مضبوطی کا انحصار افراد کے درمیان اعتماد، تعاون اور مشترکہ ذمہ داری پر ہوتا ہے۔ جب لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، اختلافات کے باوجود احترام برقرار رکھتے ہیں اور اجتماعی بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں تو معاشرہ زیادہ پُرامن، مضبوط اور ترقی یافتہ بن جاتا ہے۔ انسانیت کا جذبہ ہی وہ بنیاد ہے جو مختلف لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ کر بہتر معاشرے کی تعمیر کرتا ہے۔ جب ہر فرد دوسروں کے حقوق کا احترام کرتا ہے اور اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کو دیانت داری سے ادا کرتا ہے تو معاشرے میں استحکام، انصاف اور اعتماد کو فروغ ملتا ہے۔

آج کے دور میں، جب دنیا ترقی کے نئے مراحل سے گزر رہی ہے، تب بھی نفرت، تعصب، عدم برداشت اور خود غرضی بہت سے سماجی مسائل کی بنیادی وجوہات ہیں۔ ایسے حالات میں انسانیت کا جذبہ پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ کسی بھوکے کو کھانا کھلانا، بیمار کی عیادت کرنا، بزرگوں کی عزت کرنا، یتیموں کی کفالت کرنا، معذور افراد کی مدد کرنا، ماحول کا تحفظ کرنا اور قدرتی آفات کے دوران رضا کارانہ خدمات انجام دینا انسانیت کی عملی مثالیں ہیں۔ جدید دور میں تعلیم، صحت، خون کے عطیات، سماجی آگاہی مہمات اور آن لائن رہنمائی کے ذریعے بھی انسانیت کی خدمت کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ چھوٹے چھوٹے نیک اعمال بھی اگر اخلاص کے ساتھ کیے جائیں تو بہت سی زندگیوں میں امید، خوشی اور آسانی پیدا کر سکتے ہیں۔

آج ہمارے معاشرے کو ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر انسانیت کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں۔ اگر والدین بچوں میں رحم، برداشت اور احترام کے اوصاف پیدا کریں، اساتذہ طلبہ میں اخلاقی شعور بیدار کریں، تاجر دیانت داری اختیار کریں اور نوجوان رضا کارانہ خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تو ایک با اخلاق، پُرامن اور مضبوط معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔ انسانیت کا سبق لوگوں کو ایک دوسرے کے دکھ درد کو محسوس کرنے، اختلاف کے باوجود احترام قائم رکھنے اور مشترکہ بھلائی کے لیے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قوموں کی ترقی صرف معاشی وسائل سے نہیں، بلکہ اعلیٰ اخلاق، سماجی ذمہ داری، انصاف، ہمدردی اور انسان دوستی سے ممکن ہوتی ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسانیت ہر مہذب معاشرے کی روح، اعلیٰ اخلاق کی پہچان اور کامیاب زندگی کا بنیادی اصول ہے۔ قرآنِ کریم، سنتِ نبوی؟ نفسیات اور عمرانیات سب اس حقیقت پر متفق ہیں کہ انسان کی اصل عظمت اس کے کردار، رحم، انصاف اور دوسروں کے لیے فائدہ مند ہونے میں ہے۔ جو شخص اپنے علم، وقت، صلاحیتوں اور وسائل کو انسانیت کی بھلائی کے لیے وقف کرتا ہے، وہ دنیا میں عزت اور احترام حاصل کرتا ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ مذہب کا حسن بھی انسانیت، محبت، انصاف اور خدمت میں ظاہر ہوتا ہے۔ انسانیت کا جذبہ انسان کو نفرت کے بجائے محبت، انتقام کے بجائے معافی اور خود غرضی کے بجائے خدمت کا راستہ دکھاتا ہے۔ بے شک، انسانیت کی قدر ہی سب سے بڑا عمل ہے۔

☆☆☆☆☆

گنداواہ شہر کو امن دو

تحریر: منیر احمد رڈ

گنداواہ، ضلع جھل مگسی کا صدر مقام، ایک قدیم، تاریخی اور تہذیبی شہر ہے جو ماضی میں امن، بھائی چارے اور باہمی احترام کی روشن مثال سمجھا جاتا تھا۔ اس شہر کی شناخت صرف اس کی تاریخ نہیں بلکہ یہاں بسنے والے محبت کرنے والے لوگوں سے بھی ہے، جنہوں نے ہمیشہ امن و آشتی کو اپنی روایت بنایا۔

گنداواہ میں صدیوں سے مختلف اقوام آباد ہیں، جن میں جاموٹ قوم کی بڑی اکثریت شامل ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی اس دھرتی سے نسلوں پر محیط وابستگی ہے۔ یہاں کے پرانے خاندان ایک دوسرے سے خون کے رشتوں، خاندانی تعلقات اور باہمی اعتماد کے مضبوط بندھن میں جڑے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ماضی میں اختلافات بھی محبت، رواداری اور بزرگوں کی ثالثی سے حل ہو جاتے تھے۔

وقت کے ساتھ ساتھ گنداواہ شہر کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ضلع کے دور دراز علاقوں سے لوگ بہتر روزگار، تعلیم اور کاروبار کی غرض سے شہر کا رخ کرتے رہے۔ بہت سے خاندانوں نے یہاں زمینیں خرید کر مستقل رہائش اختیار کی، جس سے شہر کی آبادی اور ضروریات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ شہری مسائل بھی بڑھتے گئے، جن میں سب سے اہم مسئلہ امن وامان کا ہے۔

بدقسمتی سے حالیہ برسوں میں گنداواہ میں ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جنہوں نے شہریوں کے احساسِ تحفظ کو متاثر کیا ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف عوام بلکہ تاجروں، طلبہ، ملازمین اور سرمایہ کاروں کے لیے بھی تشویش کا باعث ہے۔ اگر کسی شہر میں امن نہ ہو تو ترقی کا سفر رک جاتا ہے، کاروبار متاثر ہوتا ہے اور عوام خوف کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ضلعی انتظامیہ، پولیس، قبائلی عمائدین، منتخب نمائندے، سماجی شخصیات اور شہری مل کر گنداواہ میں پائیدار امن کے لیے کردار ادا کریں۔ قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے، جرائم پیشہ عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کی جائے اور نوجوان نسل کو مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کیا جائے تاکہ وہ معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

گنداواہ امن کا شہر تھا، امن کا شہر ہے اور امن کا شہر ہی رہنا چاہیے۔ یہ شہر نفرت، تشدد اور خوف نہیں بلکہ محبت، بھائی چارے اور رواداری کا مستحق ہے۔ اگر ہم سب نے مل کر امن کے لیے آواز بلند کی اور اپنی ذمہ داریاں پوری کیں تو یقیناً گنداواہ ایک بار پھر اپنی پرانی شناخت واپس حاصل کرلے گا۔

پٹرولیم نرخوں پر عالی دماغوں کے منصوبے

سعید آسی

سب سے پہلے تو میں وہ تبصرہ آپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے "عالی دماغوں" کی جانب سے اوگرا کے ذریعے پٹرولیم نرخوں کے روزانہ کی بنیاد پر تعین کے فیصلہ پر سوشل میڈیا پر وائرل ہوئے ہیں۔ اس فیصلے پر معروف اقتصادی دانشور فرخ سلیم نے اپنے "ایکس" میسج میں یہ نکات اٹھائے ہیں؛ اب ٹیکسی ڈرائیور اپنے فکس کرائے نہیں بتایا کریں گے، بس آپریٹرز ٹکٹ پرنٹ نہیں کرائیں گے، سکول وین ڈرائیور ماہانہ کرایہ متعین نہیں کریں گے، کریانہ دکاندار اشیاء کی متعینہ قیمتوں پر فروخت کے پابند نہیں ہوں گے، ایمبولینسز کے کرائے فکس نہیں کئے جائیں گے، کسان اپنی فصلوں کی قیمت کی موقع پر ہی ڈیمانڈ کریں گے، کوریئر سروسز والے متعینہ قیمت وصول کرنے کے پابند نہیں ہوں گے، کیٹرر حضرات شادی بیاہ کی تقریبات کے اخراجات موقع پر ہی طے کیا کریں گے، کوئی بھی گھرانہ اپنے کچن کے ماہانہ اخراجات فکس نہیں کر سکے گا"۔ اسی طرح سوشل میڈیا پر گردش کرنے والا ایک دوسرا تبصرہ ملاحظہ فرمائیے۔ "اب تو سفر بھی سٹاک مارکیٹ بن جائے گا۔ آپ ذرا تصور کریں، ایک بس کراچی سے پشاور روانہ ہوتی ہے۔ جس دن نکلی، اس دن ڈیزل 270 روپے فی لٹر تھا، اگلے دن ملتان پہنچتے پہنچتے قیمت بدل گئی، پھر راولپنڈی کے قریب ایک اور ریٹ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسافروں سے بھی واپڈا کی طرح فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز وصول کئے جائیں گے؟۔ منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد کنڈکٹر اعلان کرے گا "محترم مسافر براہ کرم اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیئے۔ ابھی آپ کے کرائے کی ڈیزل کے نئے نرخوں کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کی جائے گی، جنہوں نے کراچی سے پورا کرایہ ادا کیا تھا وہ بھی اضافی چارجز کے لئے تیار رہیں"۔

یہ تو کتہ وروں کی جانب سے ازراہِ تفنن مشق ستم ہوگئی مگر پٹرولیم نرخوں کے روزانہ تعین سے عوام کے ساتھ اس سے بھی زیادہ بھونڈے مذاق کے راستے نکل رہے ہیں۔ اس وقت جہاں عوام کو اپنے گھریلو اخراجات کا بجٹ بنانے میں پریشانی لاحق ہو رہی ہے وہیں ناجائز منافع خور تاجر طبقات کو عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کا نادر موقع بھی مل گیا ہے۔ ٹرانسپورٹر اور تاجر طبقات تو ناجائز منافع خوری کی چھریاں تیز کر کے راندہ درگاہ عوام کو ذبح کرنے کا سلسلہ شروع بھی کر چکے ہیں۔ اور عوام ابھی تک اسی شش و پنج میں ہیں کہ آج انہوں نے جن نرخوں پر اشیائے خورد و نوش خریدیں، کل انہیں یہی اشیاء کن نرخوں پر خریدنا پڑیں گی۔ ابھی اوگرا کی جانب سے ایک روز بعد پٹرولیم نرخوں کا اگلے دن کے لئے تعین کر کے ڈیزل اور مٹی کے تیل کے نرخ ساڑھے پانچ، چھ روپے فی لٹر بڑھائے گئے اور حاتم تائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے پٹرول کے نرخوں میں 35 پیسے فی لٹر کی "عظیم" کمی کی گئی تو پٹرولیم نرخوں کے روزانہ تعین کے پورے فلسفے کی سمجھ آ گئی۔ حکومتی عالی دماغ درحقیقت پٹرولیم نرخوں میں یکدم بڑے اضافے سے ہونے والی بے ساختہ تنقید سے خود کو بچانا چاہتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے بچاؤ کے لئے یہ چور راستہ نکال لیا ہے۔ انہوں نے عوام میں موت کو تقسیم کرنے میں تو بہرحال کوئی کسر نہیں چھوڑنی۔ بس انہیں یہ "ریلیف" دیا ہے کہ ان پر روزانہ تھوڑی تھوڑی مہنگائی کا بوجھ ڈالا جاتا رہے۔ اس طرح وہ ایک دم چیخ و پکار کرنے کی بجائے مہنگائی کا روزانہ تھوڑا تھوڑا بوجھ برداشت کرتے بالآخر اس کے عادی ہو جائیں گے۔ مگر جناب: یہ عوام کو قسطوں میں موت دینے والی پالیسی ان کی متعینہ آمدن کو بے وقعت بناتے بناتے انہیں خوشحال زندگی کے کسی راستے پر ڈال پائے گی؟۔ یہ تو حضور کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے کی پالیسی آپ نے اپنائی ہے۔ آپ ایک دن کے لئے متوقع عوامی احتجاج سے بے فکر ہو جائیں گے مگر عوام پر روزانہ کی بنیاد پر مہنگائی کا بوجھ بڑھتا پڑتا اس بوجھ کو پہاڑ بنا دے گا تو پھر عوامی ردعمل آپ کے لئے تنگ آمد بجنگ آمد والا ہی نظر آئے گا؛ گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے یقیں مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو۔

جناب؛ گورننس کے یہ چلن عوام کو مطمئن کرنے والے نہیں بلکہ ان کے لئے مزید اذیت کا اہتمام کرنے والے ہیں۔ آج عوام کی شتر بے مہار مہنگائی کے علاوہ بجلی، گیس، پانی کی ہمہ وقت کی قلت و کمیابی نے بھی مت مار رکھی ہے۔ عوامی سہولتوں کی فراہمی کے ذمہ دار کسی بھی ریاستی ادارے کی کوئی کل سیدھی نظر نہیں آ رہی اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی مخصوص ایجنڈے کے تحت عوام کو اذیتوں سے دوچار کر کے انہیں حسن لطافت کے جذبات سے محروم کرنے کا سوچ رہے ہیں تاکہ وہ دامن کو حریفانہ کھینچنے کے راستے پر آجائیں اور منتخب جمہوری نظام انہیں زہر نظر آنے لگے۔ تو حضور، ایسے بے رحم عوامی ردعمل کے مناظر میری آنکھوں کے سامنے گھومتے نظر آ رہے ہیں۔ خدا کی پناہ، کم تنخواہوں والے مزدور طبقات ایک تو بجلی، گیس، پانی کے انتہاء کو پہنچے ہوئے ناروا بلوں سے عاجز آ کر اپنے گھروں کو جہنم زار میں تبدیل ہوتا دیکھ رہے ہیں اور دوسرے ضرورت کی یہ اشیاء دستیاب بھی نہیں ہوتیں۔ ہزاروں کا گیس کا بل تو باقاعدگی کے ساتھ بھجوا دیا جاتا ہے جس پر مقررہ میعاد میں عدم ادائیگی کی صورت میں میٹر اتار لے جانے کی تلوار بھی چسپاں کر دی جاتی ہے مگر گیس مقررہ اوقات میں بھی دستیاب نہیں ہوتی اور صارفین کو گیس کے بھاری بل کے علاوہ مہنگے گیس سلنڈر کا اضافی بوجھ بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

اکیسویں صدی کا المیہ: بھوک، بیماری اور غیر محفوظ خوراک

عصرِ حاضر میں انسانیت جس فکری، اخلاقی اور مادی بحران سے گزر رہی ہے، تاریخِ انسانی میں اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ سائنسی ایجادات، صنعتی انقلابات اور تکنیکی ترقی کے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود آج پوری دنیا ایک ایسی تباہی و بربادی کی لپیٹ میں ہے جس کی سراسر ذمہ دار انسانی حرص اور مادہ پرستانہ نظام ہے۔ جنگیں، دائمی بھوک، قحط سالی، بے روزگاری، لاعلاجی، جہالت، خودکشیاں، قتل و غارت گری، ماحولیاتی تباہی، قدرتی آفات اور بڑے پیمانے پر ہونے والی جبری ہجرتیں اب کوئی غیر معمولی واقعات نہیں رہے، بلکہ یہ عالمی معاشرت کا ایک مستقل اور بھیانک معمول بن چکے ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا خطہ، کوئی ایسا گوشہ موجود نہیں جہاں انسانیت کی المناک تذلیل نہ ہو رہی ہو اور انسانی حقوق کے علم بردار ادارے اس تذلیل پر خاموش تماشائی بنے نہ بیٹھے ہوں۔

اس مادی دوڑ میں سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ بنیادی حقوق جو کسی بھی جاندار کی بقا کے لیے ناگزیر ہیں، انہیں بھی ایک منافع بخش تجارت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ان بنیادی حقوق میں سب سے اوّلین حق "غذا" ہے۔ غذا محض پیٹ بھرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ انسانی زندگی، صحت اور وقار کی ضامن ہے۔ لیکن آج کا تلخ سچ یہ ہے کہ قحط، غربت، جنگیں اور امراض ایسے مہیب عوامل بن چکے ہیں جو ہمارے کھانے پینے کے عمل اور اس کے معیار کو یکسر تبدیل کر رہے ہیں۔ غیر معمولی حالات، جنگ زدہ علاقوں اور پسماندہ ممالک میں مایوسی کا شکار لوگ محض زندہ رہنے کی خاطر کیچڑ، لیٹس کے پھل اور پھول، چوہے، کوڑے دانوں سے ملی ضائع شدہ ہڈیاں اور جانوروں کی کھالیں چبانے پر مجبور ہیں۔ شدید بھوک، غذا کی عدم دستیابی اور غذائیت کی کمی دنیا کے کئی حصوں میں روزمرہ کا ایک مستقل چیلنج بن چکی ہے، اور اس کا پیمانہ اس قدر وسیع ہے کہ یہ انسانی ضمیر پر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔

پیداواری قوتوں کا عروج اور مصنوعی قلت کا تضاد:

اس دور کا سب سے بڑا اور بھیانک تضاد یہ ہے کہ زمین پر بھوک اور قحط قدرتی وسائل کی کمی کی وجہ سے نہیں ہیں۔ آج انسانی تاریخ میں پہلی بار پیداواری قوتیں اس اعلیٰ سطح پر موجود ہیں کہ دنیا کی تمام آٹھ ارب سے زائد آبادی کو نہ صرف وافر اور صحت بخش اشیائے خورونوش فراہم کی جاسکتی ہیں، بلکہ ہر خاندان کو ایک باعزت چھت دی جاسکتی ہے، اور دنیا سے بے روزگاری، لاعلاجی اور جہالت کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ زمین اپنے دامن میں اتنے وسائل رکھتی ہے کہ وہ پوری کائنات کے انسانوں کو پال سکے، اور انسان نے ایسی ٹیکنالوجی وضع کر لی ہے جو صحراؤں کو گلزار بنا سکتی ہے۔ ایک خوشنما، پُرامن اور خوشگوار زندگی کے تمام مادی اجزاء اس وقت روئے زمین پر موجود ہیں۔

لیکن اس کے باوجود اگر کروڑوں انسان رات کو بھوکے سوتے ہیں اور معصوم بچے غذائیت کی کمی کے باعث ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر دم توڑ دیتے ہیں، تو یہ کوئی "قدرتی آفت" یا "خدا کی مصلحت" نہیں بلکہ یہ اس عالمی معاشی ڈھانچے کی مجرمانہ کارستانی ہے جو انسانوں کی ضرورت کے بجائے چند کارپوریٹ کمپنیوں کے منافع کے لیے کام کرتا ہے۔ یہ مصنوعی قلت کا وہ تضاد ہے جہاں ایک طرف اناج کے پہاڑ سمندر برد کر دیے جاتے ہیں تاکہ عالمی مارکیٹ میں قیمتیں کم نہ ہوں، اور دوسری طرف اسی اناج کے ایک ایک دانے کے لیے دنیا کے دوسرے کونے میں انسان تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے ہیں۔ آج دنیا میں بھوک کا سبب اناج کی کمی نہیں بلکہ وہ منصفانہ نظامِ تقسیم ہے جسے مغربی سرمایہ داری نے اپنے مفادات کی بھینٹ چڑھا دیا ہے۔

مغربی استعمار اور سرمایہ دارانہ نظام پر بھرپور تنقید:

جب ہم غذا کے اس عالمی بحران کا گہرا تجزیہ کرتے ہیں، تو اس کی تمام تر تانیں مغربی استعمار، نوآبادیاتی طرزِ فکر اور جدید سرمایہ دارانہ نظام پر ٹوٹتی ہیں۔ مغربی دنیا خود کو تہذیب، انسانی حقوق، جمہوریت اور ترقی کا منبع قرار دیتی ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ مغرب کی یہ چکا چوند دنیا کے دیگر خطوں کے استحصال اور ان کی خون پسینے کی کمائی پر کھڑی ہے۔ مغربی معاشی فلسفے نے خوراک کو "انسانی حق" کے بجائے "کموڈٹی" یا تجارت کی جنس بنا دیا ہے۔ مارکیٹ کی معیشت کا اصول یہ ہے کہ غذا صرف اسے ملے گی جو اس کی قیمت ادا کرنے کی سکت رکھتا ہو، خواہ دوسرا شخص بھوک سے مر رہا کیوں نہ رہا ہو۔ مغربی ممالک کی اجارہ داری نے تیسری دنیا کے ممالک کو قرضوں کے جال میں جکڑ کر ان کے زرعی نظام کو تباہ کر دیا ہے۔ ورلڈ بینک اور عالمی مالیاتی فنڈ جیسے مغربی گرفت والے اداروں کی پالیسیوں کے تحت ترقی پزیر ممالک کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے عوام کے لیے مقامی ضرورت کے اناج (جیسے گندم، چاول) اگانے کے بجائے ایسی نقد آور فصلیں اگائیں جو مغرب کی انڈسٹری کے لیے خام مال فراہم کرسکیں، جیسے کپاس، تمباکو اور کافی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو افریقی اور ایشیائی ممالک ماضی میں زرعی طور پر خود کفیل تھے، وہ آج مغرب سے اناج درآمد کرنے پر مجبور ہیں اور ان کے پاس اپنے عوام کو کھلانے کے لیے کچھ نہیں بچتا ہے۔

مغرب کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کو چلانے اور ان کے جغرافیائی و سیاسی مفادات کو حاصل کرنے کے لیے دنیا بھر میں جو جنگیں چھیڑی جاتی ہیں، وہ زرعی اراضی اور خوراک کی سپلائی لائنوں کو یکسر تباہ کر دیتی ہیں۔ عراق، افغانستان، شام، یمن اور اب فلسطین میں جو انسانی المیہ جنم لے رہا ہے، اس میں "بھوک" کو بطور ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ جب مغرب کسی ملک پر اقتصادی پابندیاں عائد کرتا ہے، تو اس کا اثر وہاں کے حکمرانوں پر نہیں بلکہ وہاں کے معصوم بچوں پر پڑتا ہے جنہیں خوراک اور ادویات تک میسر نہیں ہوتیں۔ مغرب کا یہ دہرا معیار اور منافقت عالمی غذائی عدم تحفظ کا سب سے بڑا سبب ہے۔

عالمی یومِ تحفظِ خوراک اہمیت اور پس منظر:

اسی مہیب پس منظر میں اقوامِ متحدہ کے ذیلی اداروں، بالخصوص عالمی ادارہ صحت اور فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن کے اشتراک سے ہر سال 7 جون کو "عالمی یومِ تحفظِ خوراک" منایا جاتا ہے۔ اس دن کو منانے کا بنیادی مقصد دنیا بھر کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروانا اور ایسے اقدامات کی ترغیب دینا ہے جو خوراک کے ذریعے پیدا ہونے والے خطرات سے بچنے، ان کی نشاندہی کرنے اور ان کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوسکیں۔ یہ دن اس بات کی یاد دہانی کرواتا ہے کہ غذا کا صرف وافر مقدار میں ہونا ہی کافی نہیں، بلکہ اس کا "محفوظ اور صحت بخش" ہونا انسانی زندگی کی بقا اور صحت کے فروغ کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ خوراک سے پیدا ہونے والی بیماریاں عام طور پر وبائی یا زہریلی نوعیت کی ہوتی ہیں، اور یہ انسانی آنکھ سے اوجھل ہوتی ہیں۔ یہ بیماریاں بیکٹیریا، وائرس، طفیلیے یا کیمیائی مادوں کی وجہ سے ہوتی ہیں، جو آلودہ خوراک یا پانی کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ تحفظِ خوراک کا عمل فارم سے لے کر کھانے کی میز تک ایک انتہائی اہم زنجیر ہے، جس میں پیداوار، کٹائی، پروسیسنگ، اسٹوریج، ترسیل، تیاری اور استعمال شامل ہیں۔ اگر کسی بھی مرحلے پر غفلت برتی جائے تو پوری سپلائی چین آلودہ ہوسکتی ہے، جو انسانی صحت کے ساتھ ساتھ معیشتوں کے لیے بھی ایک سنگین خطرہ بن جاتی ہے۔

تحفظِ خوراک کے حوالے سے عالمی ادارہ صحت (WHO) کے چونکا دینے والے حقائق:

☆ سالانہ آلودہ خوراک کھانے سے بیمار ہونے والے افراد کی تعداد: تقریباً 60 کروڑ (Million600)

☆ آلودہ خوراک کے باعث سالانہ اموات کی مجموعی تعداد: 4,20,000 افراد

☆ پانچ سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا تناسب: 1,25,000 بچے سالانہ (مجموعی غذائی بیماریوں کا 40 فیصد)

☆ کم اور متوسط آمدنی والے ممالک کو پیداواری نقصان کی مد میں سالانہ لاگت: 95 ارب امریکی ڈالر

☆ آلودہ خوراک اور پانی کے ذریعے پیدا ہونے والی بیماریاں: 200 سے زائد اقسام کے امراض

یہ اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ غیر محفوظ خوراک انسانی صحت اور عالمی معیشتوں کے لیے کتنا بڑا خطرہ ہے۔ سب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اس کا شکار معاشرے کے کمزور اور پسماندہ طبقات ہوتے ہیں، جن میں خواتین، بچے، جنگ زدہ علاقوں کی آبادیاں اور تارکینِ وطن شامل ہیں۔ جب ایک معصوم بچہ غیر محفوظ خوراک کی وجہ سے لقمہ اجل بنتا ہے تو یہ صرف ایک موت نہیں ہوتی بلکہ اس عالمی نظام کی ناکامی کا ثبوت ہوتی ہے۔

ایک مشترکہ ذمہ داری:

عالمی یوم تحفظِ خوراک کا باقاعدہ سلوگن یا نعرہ ہے: "تحفظِ خوراک، ہر ایک کا کاروبار"۔ یہ نعرہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ خوراک کی حفاظت کسی ایک ادارے، حکومت یا فرد کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ایک مشترکہ قومی اور بین الاقوامی ذمہ داری ہے، چاہے آپ خوراک اگاتے ہیں، اس کی پروسیسنگ کرتے ہیں، اسے ٹرانسپورٹ کرتے ہیں، اسٹور کرتے ہیں، بیچتے ہیں، یا اسے تیار کر کے کھاتے ہیں، آپ کا ایک کلیدی کردار ہے۔

حکومتوں اور فیصلہ سازوں کا کام یہ ہے کہ وہ عالمی غذائی معیارات کے مطابق مؤثر قوانین بنائیں، زرعی شعبے میں اچھے طریقہ کار کو نافذ کریں، اور عوام کے لیے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ کاروباری اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوڈ سیفٹی مینجمنٹ سسٹمز کا استعمال کریں۔ سائنس دانوں اور محققین کا کام نئے خطرات کی نشاندہی کرنا ہے، اور صارفین کا حق اور فرض ہے کہ وہ صحت بخش اور محفوظ خوراک کا انتخاب کرنا سیکھیں۔

انفرادی سطح پر احتیاط اور ہماری اخلاقی ذمہ داریاں

عالمی سطح پر نظام کی خرابیاں اور حکومتوں کی نااہلیاں اپنی جگہ، لیکن ایک عام انسان اور فردِ واحد کی حیثیت سے ہم پر بھی کچھ گہری اخلاقی، سماجی اور مذہبی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن سے ہم آنکھیں نہیں چرا سکتے۔ اگر ہم اپنے روزمرہ کے رویوں کو تبدیل کریں تو نہ صرف اپنے گھرانے کی صحت کو محفوظ بنا سکتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر خوراک کے ضیاع اور عدم تحفظ کو کم کرنے میں بھی اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ انفرادی سطح پر ہمیں درج ذیل امور کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے:

(الف) خوراک کے ضیاع (Food Waste) کا خاتمہ:

آج ہمارے معاشرے کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ ایک طرف لوگ بھوک سے مر رہے ہیں اور دوسری طرف ہماری شادی بیاہ کی تقاریب، ہوٹلوں اور گھروں میں روزانہ ٹنوں کے حساب سے بچا ہوا کھانا کچرے کے ڈھیر کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ خوراک کو ضائع کرنا اخلاقی جرم اور گناہِ عظیم ہے۔ ہمیں صرف اتنی ہی خوراک خریدنی اور پکانی چاہیے جتنی ضرورت ہو۔ پلیٹ میں کھانا چھوڑنے کی عادت کو ختم کرنا ہوگا اور اگر کھانا بچ جائے تو اسے غریبوں اور ضرورت مندوں تک پہنچانے کا باقاعدہ انتظام کرنا ہماری انفرادی ذمہ داری ہے۔

(ب) ذاتی اور گھریلو صفائی کے اصول (PracticesHygiene):

گھروں میں خوراک کی تیاری کے دوران صفائی کے بنیادی اصولوں کو اپنا کر ہم اپنے بچوں کو 200 سے زائد بیماریوں سے بچا سکتے ہیں۔ کھانا پکانے اور کھانے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح صابن سے دھونا، برتنوں کو صاف رکھنا، اور کچی سبزیوں و پھلوں کو استعمال سے پہلے صاف پانی سے دھونا انتہائی لازم ہے۔ زرعی شعبے اور گھروں میں صفائی کے اچھے طریقے بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے کا سب سے سستا اور مؤثر ہتھیار ہیں۔

خوراک کو محفوظ طریقے سے اسٹور کرنا:

اکثر گھروں میں پکے ہوئے اور کچے کھانے کو ایک ساتھ رکھ دیا جاتا ہے جس سے جراثیم ایک سے دوسرے کھانے میں منتقل ہو جاتے ہیں (Contamination-Cross)۔ گوشت، دودھ اور دیگر خراب ہونے والی اشیاء کو مناسب درجہ حرارت پر رکھنا چاہیے تاکہ ان میں بیکٹیریا پیدا نہ ہوں۔ باسی یا بو دار کھانے کو استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ یہ زہریلا ہوسکتا ہے۔

ملاوٹ اور منافع خوری کے خلاف انفرادی بائیکاٹ:

ہمارے معاشروں میں دودھ، مصالحہ جات اور دیگر اشیاء میں ملاوٹ ایک سنگین جرم بن چکی ہے۔ ایک فرد کی حیثیت سے ہمیں ملاوٹ کرنے والے عناصر کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے، غیر معیاری اور سڑک کنارے کھلے عام بکنے والے آلودہ کھانوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اس کی اطلاع دینی چاہیے۔

اسلامی نقطہ نظر اور منصفانہ تقسیمِ خوراک کا ماڈل:

مغربی مادہ پرستی کے برعکس، اسلام ہمیں خوراک اور زندگی کا ایک ایسا جامع اور منصفانہ ماڈل فراہم کرتا ہے جو اگر نافذ ہوجائے تو دنیا سے بھوک کا نام ونشان مٹ جائے۔ اسلام نے زمین کے تمام وسائل کو اللہ کی امانت قرار دیا ہے اور انسان کو اس کا امین بنایا ہے۔ قرآنِ کریم میں واضح طور پر اسراف اور فضول خرچی سے روکا گیا ہے: "ترجمہ (کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو)۔ اسی طرح نبی کریم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو خود تو پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا رہے"۔ اسلام کا نظامِ زکوٰۃ، عشر اور صدقات بنیادی طور پر اسی لیے وضع کیا گیا ہے تاکہ دولت اور خوراک چند ہاتھوں میں منجمد ہونے کے بجائے معاشرے کے غریب ترین فرد تک گردش کرتی رہے۔ اگر آج مسلمان اور پوری دنیا اس اسلامی اصولِ مواخات کو اپنا لیں، تو کسی بھی انسان کو زندہ رہنے کے لیے جانوروں کی کھال یا کیچڑ کھانے کی نوبت نہیں آئے گی۔

عالمی یوم تحفظِ خوراک محض ایک سالانہ تقریب یا سیمینارز منعقد کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ ایک دعوتِ فکر ہے کہ ہم مادی ترقی کے اس اندھے سفر میں اپنے پیچھے چھوٹ جانے والے لاچار انسانوں کو نہ بھولیں۔ مغربی سرمایہ دارانہ نظام نے دنیا کو جس نہج پر پہنچا دیا ہے، وہاں تبدیلی ناگزیر ہوچکی ہے۔ ہمیں ایک ایسے عالمی معاشی اور غذائی نظام کی ضرورت ہے جو کارپوریٹ منافع کے بجائے انسانی ضرورت اور صحت پر استوار ہو۔

☆☆☆☆

بقیہ 1

عام شہریوں کی آواز سننے سے ہوتا ہے۔ کوئٹہ محض ایک شہر نہیں ہے بلکہ یہ پورے صوبے کا انتظامی، سیاسی، تعلیمی اور تجارتی مرکز بھی ہے۔ کوئٹہ کے مسائل کا حل کئی حوالوں سے آدھے بلوچستان کے مسائل حل کرنے کے مترادف ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مجلس وحدت مسلمین پاکستان کے مرکزی رہنماء علامہ مقصود علی ڈومکی کی قیادت میں وفد سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ کوئٹہ کے مضافات میں اسٹریٹ کرائم کے بڑھتے ہوئے واقعات کو روکنے کیلئے ٹھوس عملی اقدامات کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عوام کی حفاظت حکومت کی اولین ذمہ داری ہے اور ہمارے عوام کے جان و مال کی حفاظت کے حوالے سے کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائیگی۔ گورنر مندوخیل نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پانی زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ متعلقہ حکام پر زور دیا کہ ہر گھر کو پینے کے صاف پانی کی غیر ضروری مشکلات کے بغیر رسائی یقینی بنائیں۔ اسی طرح بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ شہریوں، تاجروں، طلباء اور چھوٹے کاروباریوں کیلئے مایوسی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ متعلقہ حکام جب بھی بحالی یا ناگزیر بندش واقع ہو تو بروقت معلومات فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ صاف ستھرا شہر ذمہ دارانہ طرز حکمرانی اور صحتمند معاشرے کی عکاسی کرتا ہے۔ ماحولیاتی صفائی کا براہ راست تعلق عوامی صحت اور شہری زندگی کے معیار سے ہے۔ گورنر مندوخیل نے کہا کہ نوجوانوں میں منشیات کا بڑھتا ہوا خطرہ بھی اتنا ہی خطرناک ہے۔ منشیات کی لت معاشرے کو کمزور کرتی ہے۔ ہمیں اپنی نوجوان نسل کو اس خطرے سے بچانے کیلئے ایک جامع حکمت عملی اپنانی ہوگی۔ کوئٹہ کی تاریخی خوبصورتی، صفائی، امن اور وقار کو بحال کرنا محض ایک انتظامی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ایک اجتماعی مشن ہے جس میں حکومتی اداروں، سول سوسائٹی، تاجر برادری اور ہر ذمہ دار شہری کا تعاون درکار ہے۔

بقیہ 2

راس روبوٹکس اینڈ اٹانومس سسٹمز ایکسپو کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب میں چیف آف آرمی سٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، وفاقی وزرا اور دیگر نے بھی شرکت کی۔ وزیراعظم نے کہا کہ انڈس راس روبوٹکس اینڈ اٹانومس سسٹمز ایکسپو میں شرکت میرے لئے باعث مسرت ہے، اس سے ٹیکنالوجی کے شعبے میں صف اول کا کردار ادا کرنے کے حوالے سے پاکستان کے عزم کی عکاسی ہوتی ہے، یہ نمائش اور اس طرح کے اقدامات پاکستان کو 21 ویں صدی کی جدید ٹیکنالوجی میں صف اول کا ملک بنائیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ رواں سال کے اوائل میں پاکستان نے انڈس اے آئی سمٹ کی بھی میزبانی کی جس سے مصنوعی ذہانت کے دور میں پاکستان کے سفر کو آگے بڑھانے سٹیک ہولڈرز، حکومتی نمائندوں، ٹیکنالوجی لیڈرز اور محققین کاروباری افراد کو مل بیٹھنے کا موقع ملا۔ آج انڈس راس ایکسپو سے اس وژن کو عملی شکل دینے کا موقع حاصل ہوا ہے کہ کس طرح جدت کو فعال سلوشنز میں تبدیل کریں، روبوٹکس اور ڈرونز کی جدت سے معیشت مضبوط سلامتی بہتر اور عوام کی زندگی آسان ہوگی، اس جہت نے اکیڈمیا، انڈسٹری، سٹارٹ اپس اور پالیسی سازوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ میرے بچپن میں ٹیکنالوجی کی جدت بلیک اینڈ وائٹ ٹیلی ویژن کی آمد تھی اور خاندان کے تمام افراد اچے برج لاہور دے جیسی پاکستان ٹیلی ویژن کی کلاسک نشریات کو مل کر دیکھتے تھے لیکن آج دنیا ٹیکنالوجی کے میدان میں بہت آگے بڑھ گئی ہے

بقیہ 3

کے سہولت کار کو حراست میں بھی لے لیا۔ دہشت گردوں کے ٹھکانوں سے گولہ بارود اور اسلحہ بھی برآمد کیا گیا جبکہ مزید دہشت گردوں کے خاتمے کیلئے کلیرنس آپریشن جاری ہے۔

بقیہ 4

فوری طور پر لڑائی روکنے اور سفارتی کوششیں تیز کرنے پر زور دیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اقوام متحدہ کے ترجمان سٹیفن دوجارک نے کہا کہ سیکرٹری جنرل کو بالخصوص ایران میں شہری تنصیبات پر ہونے والے حملوں پر تشویش ہے جن میں زیر تعمیر جوہری بجلی گھر اور سمندری پانی کو قابل استعمال بنانے کا پلانٹ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خطے کے دیگر علاقوں میں بجلی گھروں اور پانی صاف کرنے والے پلانٹس پر حملے بھی ناقابل قبول ہیں جنہیں بند ہونا چاہیے۔ ترجمان نے کہا کہ ہسپتالوں، پانی کی فراہمی کے نظام اور دیگر بنیادی شہری تنصیبات کو ہر صورت محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے تمام فریقوں پر زور دیا کہ وہ بین الاقوامی انسانی قانون خصوصاً شہریوں کے تحفظ سے متعلق اصولوں کی مکمل پاسداری کریں۔ اقوام متحدہ کے مطابق اس بحران کے اثرات کئی ملکوں تک پھیل چکے ہیں جس کے باعث تجارت، انسانی امداد کی فراہمی، نقل و حمل کے اخراجات اور ایندھن و بنیادی اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریش نے ایک بار پھر واضح کیا کہ موجودہ تنازعے کا کوئی فوجی حل نہیں، پائیدار امن کیلئے سفارتی کوششوں میں تیزی لانا ناگزیر ہے۔

بقیہ 5

اور تجارتی بحری جہازوں کو دھمکیاں ناقابل قبول ہیں، پاکستانی پرچم بردار جہازوں کو خطرہ قومی سلامتی کے خلاف تصور کیا جائے گا۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان اپنے بحری مفادات کے دفاع کیلئے ہر ضروری اور قانونی اقدام کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ بحیرہ احمر میں جہاز رانی کا تحفظ اور عالمی تجارت کا تسلسل یقینی بنایا جائے۔ پاکستان نے تمام فریقین پر بین الاقوامی قانون کے احترام اور کشیدگی کم کرنے پر بھی زور دیا ہے۔

بقیہ 6

بینک (اے ڈی بی) کے ہیڈ کوارٹرز میں اے ڈی بی کے نائب صدر (جنوبی، وسطی اور مغربی ایشیا) ینگ منگ یانگ، نائب صدر (سیکٹرز اینڈ تھیمز) فاطمہ یاسمین، اے ڈی بی کے ڈائریکٹر جنرلز، پاکستان کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر نشیلا محسن اور دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ ملاقات کی۔ بدھ کو دفتر خارجہ کے مطابق اس موقع پر فریقین نے پاکستان اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے درمیان چھ دہائیوں سے زائد عرصے پر محیط شراکت داری کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے بنیادی ڈھانچے، موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کی استعداد، علاقائی رابطہ سازی اور پائیدار اقتصادی ترقی کے شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ نائب وزیراعظم نے پاکستان کی ترقیاتی ترجیحات کیلئے اے ڈی بی کی مستقل حمایت کو سراہا اور باہمی تعاون کو مزید جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔

بقیہ 7

اجلاس کے موقع پر یورپی یونین کی اعلیٰ نمائندہ برائے خارجہ امور و سلامتی پالیسی اور یورپی کمیشن کی نائب صدر کاجا کالاس سے ملاقات کی۔ بدھ کو دفتر خارجہ کے مطابق کاجا کالاس نے پاکستان - یورپی یونین سٹریٹجک ڈائیلاگ کے آٹھویں دور کے سلسلے میں اپنے حالیہ دوطرفہ دورہ اسلام آباد کا ذکر کیا۔ دونوں رہنماؤں نے پاکستان - یورپی یونین سٹریٹجک انگیجمنٹ پلان کے تحت تعاون کو مزید فروغ دینے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا

بقیہ 8

بڑھ رہے ہیں، الیکشن نکل جائیں گے تو یہ لوگ آپ کے گلے پڑ جائیں گے، آزاد کشمیر کا مستقبل اس الیکشن سے جڑا ہوا ہے، عوام دو تہائی اکثریت دیں تو آئینی ترمیم لائیں گے، عوام ایسا فیصلہ کریں جو ان کے روشن مستقبل کی ضمانت بنے، اپنے بزرگوں کی جدوجہد کو آگے بڑھائیں گے، امید ہے جیالے منتخب ہو کر عوام کی خدمت کریں گے، آزاد کشمیر کے عوام کے حقوق کیلئے بھی جدوجہد جاری رہیں گے، کشمیر کا فیصلہ سندھ یا پنجاب نہیں کشمیری عوام خود کریں گے، آزاد کشمیر کی این ایف سی میں نمائندگی یقینی بنانے کی کوشش کریں گے اور او آئی سی میں بھی کشمیری عوام کی موثر نمائندگی کیلئے آواز اٹھائیں گے، آزاد کشمیر کے عوام کے فیصلہ ساز اداروں میں ہونی چاہیے۔ بدھ کو انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے بلاول بھٹو نے کہا کہ میرپور آکر ایسا لگتا ہے جیسے اپنے دوسرے گھر آیا ہوں، پیپلز پارٹی کا میرپور کے عوام سے تین نسلوں کا محبت کا رشتہ ہے، اپنے بزرگوں کی جدوجہد کو آگے بڑھائیں گے اور امید ہے کہ جیالے منتخب ہو کر عوام کی خدمت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ انتخاب عام الیکشن نہیں بلکہ تاریخ کا اہم ترین الیکشن ہے

کیونکہ عوام کے فیصلے سے آزاد کشمیر کا مستقبل وابستہ ہے، شہید ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کو متفقہ آئین دیا اور ملک کو ایٹمی قوت بنایا جبکہ صدر آصف علی زرداری نے صوبوں کو حقوق دے کر تاریخ رقم کی۔ بلاول بھٹو نے کہا کہ وہ گلگت بلتستان کے عوام کو حقِ حاکمیت دلانے کیلئے پرعزم ہیں اور آزاد کشمیر کے عوام کے حقوق کیلئے بھی جدوجہد جاری رکھیں گے، کشمیر کا فیصلہ سندھ یا پنجاب نہیں بلکہ کشمیری عوام خود کریں گے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی نے کہا کہ اگر عوام انہیں دو تہائی اکثریت دیں تو وہ آئینی ترمیم لائیں گے، آزاد کشمیر کی این ایف سی میں نمائندگی یقینی بنانے کی کوشش کریں گے اور او آئی سی میں بھی کشمیری عوام کی موثر نمائندگی کیلئے آواز اٹھائیں گے۔

بقیہ 9

پر ہائی الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ محکمہ اریگیشن پنجاب کے مطابق سلال ڈیم کے گیٹ کھلنے سے دریائے چناب میں پانی کی سطح بلند ہونے لگی ہے ریلا آئندہ 48 گھنٹوں میں دریائے چناب وزیرآباد پہنچنے کا امکان ہے۔

بقیہ 10

بنیادی پے اسکیلز 2022 کے پے اسکیلز کی جگہ نافذ ہوں گے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق سرکاری ملازمین کو بنیادی پے اسکیل 2026 کے رننگ بیسک پے کا 7 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس 2026 بھی دیا جائے گا، جو انکم ٹیکس کے تابع ہوگا۔ موجودہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کا تعین یکم جولائی 2026 سے نئے پے اسکیلز کے مطابق کیا جائے گا، جبکہ سالانہ انکریمنٹ یکم دسمبر کو سابقہ شرائط کے مطابق جاری رہے گا۔ سرکاری ملازمین کو 30 روز کے اندر بنیادی پے اسکیلز 2022 یا 2026 میں سے کسی ایک اسکیم کے انتخاب کا اختیار دیا گیا ہے، مقررہ مدت میں آپشن نہ دینے والے ملازمین کو بنیادی پے اسکیلز 2026 کا انتخاب کرنے والا تصور کیا جائے گا۔

بقیہ 11

میں دہشت گردوں کے خلاف کامیاب کارروائیوں میں دہشت گردوں کا ہلاک ہونا سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور عزم کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا کر ملک دشمن عناصر کے ناپاک عزائم کو ناکام بنایا گیا ہے، جبکہ خودکش حملوں کی منصوبہ بندی میں ملوث عناصر کی گرفتاری بھی قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بڑی کامیابی ہے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے امن کو سبوتاژ کرنے کی ہر سازش کو ناکام بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے سرپرستی میں سرگرم دہشت گرد عناصر اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں منطقی انجام تک جاری رہیں گی اور ریاست دشمن عناصر کیلئے بلوچستان کی سرزمین کو کسی صورت استعمال نہیں ہونے دیا جائے گا وزیراعلیٰ نے کہا کہ حکومت بلوچستان سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مکمل یکجہتی کے ساتھ کھڑی ہے اور دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک ہر ممکن تعاون جاری رکھے گی۔

بقیہ 12

ہے، اصلاحات پر عملدرآمد میں تاخیر قابل قبول نہیں۔ وہ کابینہ کمیٹی برائے ریگولیٹری اصلاحات (سی سی او آر آر) کے 12ویں اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ اجلاس میں وزیراعظم کے معاون خصوصی برائے صنعت و پیداوار ہارون اختر خان، وفاقی وزیر برائے تجارت جام کمال خان اور متعلقہ وزارتوں و اداروں کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس کو بنیادی ایجنڈا کمیٹی کی جانب سے منظور شدہ ریگولیٹری اصلاحات پر پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لینا تھا۔ سرمایہ کاری بورڈ سے جاری پریس ریلیز کے مطابق اجلاس کو بتایا گیا کہ کل 558 اصلاحات میں سے 76 پر عملدرآمد مکمل ہو چکا ہے، 232 اصلاحات پر کام جاری ہے جبکہ 243 اصلاحات مقررہ مدت گزرنے کے باوجود التوا کا شکار ہیں۔ وفاقی وزیر قیصر احمد شیخ نے اس بات پر زور دیا کہ سی سی او آر آر کے فیصلوں کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا بنیادی مقصد کاروبار میں آسانی پیدا کرنا اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے ضابطہ کاری میں نرمی ناگزیر ہے اور تمام اصلاحات باہمی مشاورت سے طے کی گئی ہیں، اس لیے ان پر عملدرآمد میں تاخیر قابل قبول نہیں۔

بقیہ 13

کو مزید فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے ادارہ جاتی روابط میں مثبت پیش رفت، بڑھتے ہوئے اقتصادی و تجارتی تعاون اور پاکستانی کرکٹ ٹیم کے حالیہ کامیاب دورہ سری لنکا کو سراہا۔ دونوں فریقوں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کیلئے اعلیٰ سطح کے رابطوں کا تسلسل نہایت اہم ہے۔ علاقائی اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے وزیر خارجہ وجیتھا ہیراتھ نے مکالمے اور امن کے فروغ میں پاکستان کے تعمیری کردار کو سراہا۔ دونوں رہنماؤں نے اس امید کا اظہار کیا کہ حالیہ علاقائی کشیدگی کو بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کیا جائے گا جس سے خطے میں پائیدار امن اور استحکام کو فروغ ملے گا۔

بقیہ 14

دوران ملکی و علاقائی صورتحال، موجودہ سیاسی و معاشی حالات، پارلیمنٹ کے کردار، قانون سازی کے عمل، قومی یکجہتی، وفاقی اکائیوں کے درمیان ہم آہنگی، عوامی فلاح و بہبود، صحت اور تعلیم کے شعبوں میں جاری و مجوزہ منصوبوں، نوجوانوں کو درپیش مسائل اور ترقیاتی ترجیحات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان نے کہا کہ سینیٹ وفاق کی علامت اور تمام اکائیوں کے درمیان اعتماد، ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کا اہم ترین آئینی ادارہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کا بنیادی مقصد ایسی مؤثر قانون سازی کو یقینی بنانا ہے جو عوام کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرے، اداروں کو مضبوط بنائے اور ملک کو سیاسی، معاشی اور سماجی استحکام کی جانب لے کر جائے۔ انہوں نے کہا کہ صحت اور تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کے بنیادی ستون ہیں، لہٰذا ان شعبوں میں سرمایہ کاری، جدید سہولیات کی فراہمی اور نوجوان نسل کو معیاری تعلیم و ہنر سے آراستہ کرنا قومی ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے۔

بقیہ 15

نے کہا کہ پاکستان کے عوام نے پٹرولیم لیوی کی مد میں 1900 ارب روپے ایسا جگا ٹیکس ادا کیا ہے جس کا پٹرول کی قیمت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف حکومت ہر لیٹر پٹرول پر 125 روپے لیوی اور دیگر ٹیکسز وصول کر رہی ہے جبکہ دوسری جانب آئی پی پیز کو سالانہ 2 ہزار ارب روپے ایسی بجلی کی مد میں ادا کیے جا رہے ہیں جو سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتی۔ امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمن نے کہا کہ عوام کو اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کرنا ہوگی اور 7 اگست کو پاکستان بھر کی شاہراہیں بند کر کے حکومت کو عوامی مسائل کی جانب متوجہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت پٹرولیم لیوی کا خاتمہ کرے، بجلی کے شعبے میں آئی پی پی معاہدوں پر نظر ثانی کرے اور مہنگائی کے ستائے عوام کو حقیقی ریلیف فراہم کرے۔

بقیہ 16

کے چار بچے نعیم، فریال، سلمیٰ اور امیرہ شامل ہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق حملے کے نتیجہ میں مکان میں بھڑکنے والی شدید آگ کی وجہ سے شہری دفاع کے عملے کو جائے وقوعہ تک پہنچنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ فائر فائٹنگ کی ٹیموں نے غزہ میونسپلٹی کے عملے کے تعاون سے مکان میں لگی ہولناک آگ پر قابو پالیا اور شعلوں کو قریبی گھروں تک پھیلنے سے روک دیا۔ دریں اثنا اسرائیلی فوج نے غزہ کے جنوبی شہر خان یونس کے مشرق میں فائرنگ کی جبکہ اسی دوران علاقے میں توپ خانے کی گولہ باری بھی کی گئی۔ منگل کی صبح خان یونس کے علاقے مواصی میں بئر 19 کے قریب اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ایک شہری زخمی ہو گیا۔ گزشتہ رات شمالی غزہ میں جبالیا کیمپ کے اندر واقع یمن السعید ہسپتال کی پہلی منزل پر ایک صیہونی ڈرون کے حملے کے نتیجے میں چار افراد شہید اور دیگر کئی زخمی ہو گئے تھے۔ فلسطینی وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق، گزشتہ سال 10 اکتوبر کو جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں شہید ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 1169 ہو چکی ہے، اس کے علاوہ 3756 افراد زخمی ہوئے ہیں جبکہ 802 لاشیں بھی نکالی جا چکی ہیں۔

بقیہ 17

ہونے کے بعد پیٹرول پمپ اونرز ایسوسی ایشن اور ڈیلرز ایسوسی ایشن نے ہڑتال موخر کرنے کا اعلان کر دیا۔ میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک نے کہا کہ آل پاکستان پیٹرول پمپس اونرز ایسوسی ایشن اور دیگر ڈیلرز ایسوسی ایشنز کا مشکور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ 28 فروری سے جو خطے کی صورتحال ہے اس سے ہم سب پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے آگاہ ہیں، وزیراعظم عوام کی مشکلات سے آگاہ ہیں، خطے میں ایک بار پھر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ علی پرویز ملک نے کہا کہ اب تک کئی سو ارب روپے کی سبسڈی دے چکے ہیں، پھر پور ٹارگٹڈ سبسڈی کا نظام وضع کیا ہے، آئل ریفائنریز اور پیٹرولیم تنظیموں نے بے پناہ مدد کی۔

بقیہ 18

اجازت نہیں ہوگی۔ معاون محکمہ داخلہ بلوچستان بابر یوسفزئی کے مطابق کرفیو کا اطلاق آج رات 9 بجے سے اگلے احکامات تک جاری رہے گا، عوام امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر انتظامیہ کے احکامات پر مکمل عمل کریں۔ انہوں نے کہا کہ کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی، شہری غیر ضروری نقل و حرکت سے گریز کریں اور انتظامیہ سے تعاون کریں۔ بابر یوسفزئی نے کہا کہ امن و امان برقرار رکھنے کیلئے تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں، محکمہ داخلہ بلوچستان نے امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر یہ اقدام کیا گیا

بقیہ 19

کارڈ پروگرام کے تحت پہلی کامیاب گردے کی پیوند کاری مکمل کرلی گئی۔ یہ کامیاب آپریشن وزیر صحت بلوچستان بخت محمد کاکڑ، سیکرٹری صحت مجیب الرحمٰن اور چیف ایگزیکٹو بینق عبدالرزاق ناصر کی نگرانی میں انجام پایا۔ آپریشن کے دوران کوئٹہ کی رہائشی 56 سالہ رضیہ نے ایثار اور مادری محبت کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے اپنے 24 سالہ بیٹے محمد سراج کو اپنا گردہ عطیہ کیا۔ کامیاب پیوند کاری کے بعد ماں اور بیٹا دونوں خیریت سے ہیں اور تیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ گردے کی پیوند کاری بینق کے ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم نے انجام دی۔ یورالوجی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر اسد لانگو کی قیادت میں ڈاکٹر حیات کاکڑ، ڈاکٹر شوکت علی، ڈاکٹر مقبول جبار، ڈاکٹر احمد اللہ، ڈاکٹر راشد اور ڈاکٹر اسفند یار نے اہم کردار ادا کیا۔ نیفرولوجی ٹیم کی قیادت پروفیسر ڈاکٹر عرفانہ حسن نے کی، جبکہ ان کے ساتھ ڈاکٹر نادیہ، ڈاکٹر عمر بیگ، ڈاکٹر طحہٰ اور ڈاکٹر سعدیہ شامل تھے۔ اینستھیزیا ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ محمد یحییٰ، ڈاکٹر مولا بخش اور دیگر سرجنز و فیزیشنز نے بھی آپریشن میں بھرپور خدمات انجام دیں۔ اسی طرح پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر غفار، ڈاکٹر انور اور ڈاکٹر چاندنی کپور، جبکہ ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر اعجاز، ڈاکٹر ظہور اور ڈاکٹر سلیم نے بھی اس کامیاب آپریشن میں اہم کردار ادا کیا۔ بینق انتظامیہ نے اس کامیابی کو ادارے کیلئے تاریخی پیش رفت قرار دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان ہیلتھ کارڈ کے تحت گردے کی پیوند کاری کی سہولت کا آغاز صوبے کے گردوں کے مریضوں کیلئے امید کی نئی کرن ہے۔ انتظامیہ کے مطابق ماں اور بیٹا دونوں کی حالت تسلی بخش ہے، جبکہ اس کامیابی کا سہرا بینق کے تمام ڈاکٹروں، نرسنگ اسٹاف، پیرامیڈیکل عملے اور معاون ٹیم کی انتھک محنت اور پیشہ ورانہ مہارت کو جاتا ہے۔

بقیہ 20

صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر برائے سائنس، تحقیق و ٹیکنالوجی حسین سیمائی سراف، وفاقی سیکرٹری سائنس و ٹیکنالوجی شاہد اقبال بلوچ، ای سی او کے سیکرٹری جنرل سفیر اسد مجید خان، ای سی او سائنس فاؤنڈیشن کے صدر پروفیسر سید کمال طیبی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر غلام میمن، اعلیٰ سرکاری حکام اور ای سی او کے رکن ممالک کے نمائندوں نے بالمشافہ اور آن لائن شرکت کی۔ وفاقی وزیر خالد حسین مگسی نے معزز مندوبین کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو ای سی او سائنس فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے چھٹے اجلاس کی میزبانی پر فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان خطے میں سائنسی تحقیق، جدت، علم کے تبادلے اور استعداد کار میں اضافے کے فروغ کیلئے ای سی او سائنس فاؤنڈیشن کی مکمل حمایت جاری رکھے گا۔

بقیہ 21

حکومت ڈیلرز کا منافع کسی صورت 8 فیصد نہیں کرے گی۔ ذرائع نے بتایا کہ یومیہ قیمتوں کا تعین پیٹرولیم سپلائی چین میں شفافیت لائے گا۔

بقیہ 22

دونوں ممالک کے درمیان سیاسی، پارلیمانی، اقتصادی اور عوامی روابط کو فروغ دینے کیلئے ان کی انتھک کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ سفیر خضر فرہادوف کی فعال سفارتی کوششوں نے باہمی اعتماد، مشترکہ اقدار اور اہم قومی معاملات پر ایک دوسرے کی غیر متزلزل حمایت پر مبنی پاک۔ آذربائیجان دوستی کو مزید مضبوط بنایا ہے۔ چیئرمین سینیٹ نے دونوں ممالک کی قیادت کے درمیان اعلیٰ سطحی روابط میں غیر معمولی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے صدر الہام علییف کے تاریخی دورہ پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کے بعد ازاں باکو کے دوروں کو دوطرفہ تعلقات میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان اعلیٰ سطحی ملاقاتوں نے دونوں ممالک کے تعلقات کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ چیئرمین سینیٹ نے اپنے باکو کے دوروں کو یاد کرتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان پارلیمانی تعاون میں نمایاں پیش رفت کا ذکر کیا۔ انہوں نے پارلیمانی کمیٹیوں اور پارلیمانی فرینڈ شپ گروپس کے درمیان روابط کو مزید فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پارلیمانی سفارتکاری دوطرفہ تعلقات کا ایک بنیادی ستون ہے۔

بقیہ 23

نیاز سکنہ کراچی اور لاقت خان سکنہ گلستان جاں بحق جبکہ 3 مسافر نجم، عبدالحنان سکنہ کوئٹہ اور عبدالولی سکنہ پشین زخمی ہو گئے واقعہ کی اطلاع کے بعد سیکورٹی فورسز نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر نعشوں اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا جہاں نعشیں ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی گئیں۔

بقیہ 24

ذرائع کے مطابق کوئٹہ سے تفتان جانے والی باؤزر گاڑی کو کوئٹہ والبندین شاہراہ پر چارسر کے مقام پر نامعلوم مسلح افراد نے نذر آتش کر دیا۔ پولیس کے مطابق واقعے کی مزید تحقیقات متعلقہ انتظامیہ کر رہی ہے

بقیہ 25

مطابق بدھ کو ژوب کے علاقے کلی سڑکی سیف زئی میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے ایک شخص حسن الحق کو ہلاک کر دیا اور موقع سے فرار ہو گئے۔ پولیس نے نعش قبضے میں لیکر ہسپتال پہنچا کر ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی اور مقدمہ درج کر کے مزید کارروائی شروع کر دی۔

بقیہ 26

ہے جس پر بجٹ کا سب سے زیادہ حصہ خرچ ہوتا ہے۔ سیکورٹی فورسز سیکورٹی کے علاوہ سب کچھ کرتی ہیں۔ انصاف فراہم کرنے اور عوام کو حقوق سے باخبر رکھنے والوں کو ریموٹ سے کنٹرول کرنے کے سنگین نقصانات ہوں گے۔ قومی کانفرنس اور کانفرنس میں قومی قیادت کی شرکت و اخلاص وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ میں صوبہ بھر کے امرائے اضلاع و صوبائی ذمہ داران اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں صوبہ بھر سے امرائے اضلاع و صوبائی ذمہ داران شریک تھے۔ اجلاس میں امرائے اضلاع نے اضلاع اور صوبائی جنرل سیکرٹری مرتضیٰ خان کاکڑ نے صوبے کی تنظیمی رپورٹ پیش کیا۔

بقیہ 27

ہمراہ محمد شہی ہاؤس میں ملاقات کی۔ اس موقع پر نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اسلم بلوچ، مرکزی نائب صدر ڈاکٹر اسحاق بلوچ، مرکزی ترجمان علی احمد لانگو، مرکزی فنانس سیکرٹری حاجی فدا حسین دشتی، مرکزی جوائنٹ سیکرٹری میران بلوچ، مرکزی کمیٹی کے رکن چیئرمین محراب بلوچ سمیت دیگر رہنما بھی موجود تھے۔ جماعت اسلامی کے وفد میں صوبائی نائب امیر زاہد اختر بلوچ، صوبائی نائب امیر مولانا عارف دمڑ، رکن صوبائی شوریٰ غلام یاسین بلوچ، ضلعی جنرل سیکرٹری اعجاز محبوب، ایجوکیشن سیکرٹری، طیب فرید سوشل میڈیا سیکرٹری روح اللہ شامل تھے۔ ملاقات کے دوران لیاقت بلوچ نے نیشنل پارٹی کی قیادت کو آئندہ ماہ کے آخر یا ستمبر کے اوائل میں منعقد ہونے والی قومی کانفرنس برائے بلوچستان کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا اور باقاعدہ شرکت کی دعوت دی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے نیشنل پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل میر کبیر احمد محمد شہی نے لیاقت بلوچ اور ان کے وفد کی آمد کا خیرمقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ ملک کی تمام جمہوری و سیاسی قیادت بالعموم پاکستان اور بالخصوص بلوچستان کی سنگین صورتحال پر سنجیدہ اور بامقصد مکالمہ کرے۔

بقیہ 28

صدارت قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) سے متعلق آڈٹ اعتراضات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر 19 ارب 23 کروڑ کی رقم مشکوک طریقے سے نکالنے کا معاملہ سامنے آیا۔ آڈٹ حکام کے مطابق بی آئی ایس پی قانون کے تحت ضلع یا صوبے سے باہر پیسے نہیں نکالے جا سکتے۔ 39 اضلاع کی پیمنٹ ملتان میں موبائل شاپ سے ہوئی، 92 لوگوں کے جائزہ میں آدھے سے زائد لوگ ٹریس نہ ہو سکے۔ ایف آئی اے حکام کے مطابق انہیں دو ہفتوں کی مہلت دی جائے تاکہ بی آئی ایس پی سے بات ہو سکے جس پر کنوینر معین عامر پیرزادہ نے سوال کیا کہ آٹھ ماہ میں ایف آئی اے نے کام کیوں نہیں کیا؟ ایف آئی اے کے حکام نے کہا کہ ہم نے کوشش کی لیکن انہیں ریکارڈ فراہم نہیں کیا گیا۔ ایڈیشنل سیکرٹری بی آئی ایس پی نے کہا کہ ذیلی کمیٹی نے معاملہ 15 دن میں حل کرنے کی ہدایت کر دی۔ ایف آئی اے کے ساتھ ریکارڈ شیئر کر چکے ہیں۔ سرکاری ملازمین، پنشنرز، ان کے شریک حیات کو بی آئی ایس پی سے پیسے لینے کا معاملہ بھی سامنے آیا۔ کنوینر کمیٹی نے کہا کہ گریڈ 21 اور 22 کے افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟ گریڈ 22 کا افسر کتنا کم ظرف ہوگا جو 4 ہزار روپے ماہانہ لے گا۔

بقیہ 29

تجارت کے ترجمان کے مطابق بدھ کو وزارت تجارت میں سام سنگ پاکستان کے کنٹری ہیڈ نے وفد کے ہمراہ وفاقی وزیر تجارت سے ملاقات کی۔ وفاقی وزیر نے سام سنگ پر زور دیا کہ وہ پاکستان کی مقامی مارکیٹ تک محدود رہنے کے بجائے یہاں تیار کیے جانے والے اسمارٹ فونز کو بالخصوص افریقی ممالک اور دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں میں برآمد کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اپنی بڑھتی ہوئی مینوفیکچرنگ صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عالمی سپلائی چین کا حصہ بننا چاہیے۔ جام کمال خان نے پاکستان میں تصدیق شدہ موبائل فون ریفربشمنٹ مراکز قائم کرنے کی سام سنگ کی تجویز کو بھی سراہا۔ انہوں نے کہا کہ منظم ریفربشمنٹ نظام نہ صرف مقامی صنعت کو مضبوط بنائے گا بلکہ معیاری اور وارنٹی کے حامل ریفربشڈ موبائل فونز کی برآمدات، روزگار کے نئے مواقع اور تکنیکی مہارت کے فروغ میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ سام سنگ کے وفد نے وفاقی وزیر کو پاکستان میں موبائل فون مینوفیکچرنگ کے شعبے میں پیش رفت اور مقامی اسمبلی میں کمپنی کی سرمایہ کاری سے آگاہ کیا۔

بقیہ 30

لاہور میں لکشمی چوک، ایکسپو سینٹر روڈ، بادامی باغ، لارنس روڈ، صفانوالہ چوک، مدینہ کالونی اور دیگر علاقوں میں کئی فٹ پانی جمع ہونے سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، متعدد مقامات پر گاڑیاں بند ہو گئیں جبکہ آمدورفت کئی گھنٹے متاثر رہی۔ لکشمی چوک میں پانی اس قدر جمع ہو گیا کہ علاقہ سیلاب زدہ منظر پیش کر رہا تھا جبکہ ایکسپو سینٹر روڈ پر بارش تھمنے کے بعد بھی پانی کی نکاسی میں تاخیر دیکھی گئی۔ لاہور میں بارش کے دوران ایک افسوسناک واقعہ اس وقت پیش آیا جب سڑک پر کھڑے پانی میں بجلی کی ننگی تار کے باعث ایک موٹر سائیکل سوار کرنٹ لگنے سے جاں بحق ہو گیا، واقعہ نے بارش کے دوران حفاظتی انتظامات اور بجلی کے نظام سے متعلق خدشات کو مزید بڑھا دیا۔

بقیہ 31

شامل ہیں۔ تیز بارشوں اور فلیش فلڈ کے باعث مجموعی طور پر 30 گھروں کو نقصان پہنچا، جن میں 23 گھروں کو جزوی جبکہ 7 گھر مکمل طور پر منہدم ہوئے۔ پی ڈی ایم اے کے مطابق یہ حادثات پشاور، نوشہرہ، خیبر، مردان، بونیر، باجوڑ، شانگلہ، صوابی، لوئر چترال، لوئر و اپر دیر، ایبٹ آباد، مانسہرہ، تورغر، کرم اور شمالی و جنوبی وزیرستان میں پیش آئے۔ پی ڈی ایم اے، ریسکیو 1122، ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ ادارے باہمی رابطے میں ہیں اور امدادی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پی ڈی ایم اے نے متاثرہ اضلاع کی انتظامیہ کو متاثرین تک جلد امدادی سامان پہنچانے، امدادی سرگرمیاں تیز کرنے اور فوری معاونت فراہم کرنے کی ہدایت کی ہے۔

بقیہ 32

کے علاقوں تک فراہمی کو یقینی بنانا اور کاشتکاروں کو درپیش مسائل کا موقع پر جائزہ لے کر فوری حل تلاش کرنا تھا۔ جعفرآباد پل کے مقام پر صوبائی وزیر، زمینداروں، ضلعی انتظامیہ اور محکمہ اریگیشن کے افسران کیساتھ تفصیلی مشاورتی اجلاس کیا، جس میں پانی کی دستیابی، وارہ بندی، ٹیل کے علاقوں کو درپیش مشکلات اور آئندہ لائحہ عمل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر زمینداروں نے اپنی تجاویز پیش کیں جنہیں صوبائی وزیر نے مثبت انداز میں سنتے ہوئے متعلقہ حکام کو قابل عمل سفارشات پر فوری پیش رفت کی ہدایت کی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے سردار زادہ فیصل خان جمالی نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی سیاست کا محور عوام کی خدمت، کسانوں کی خوشحالی، انصاف پر مبنی وسائل کی تقسیم اور محروم طبقات کے مسائل کا مستقل حل ہے۔

بقیہ 33

ڈیجیٹل نظام کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی بریفنگ میں بتایا گیا کہ بینظیر بھٹو ایمرجنسی رسپانس ٹراما سینٹر مکمل طور پر پیپر لیس نظام پر کام کر رہا ہے، جہاں تمام انتظامی اور طبی امور ڈیجیٹلائز ہیں۔ مریضوں کا مکمل ریکارڈ مرکزی ڈیجیٹل سسٹم میں محفوظ کیا جاتا ہے، جس کے باعث علاج معالجے، ریکارڈ کی دستیابی اور خدمات کی فراہمی میں شفافیت اور تیزی کو یقینی بنایا گیا ہے ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے جدید طبی سہولیات، ڈیجیٹل نظام اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی خدمات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں صحت کے شعبے میں جدید ٹیکنالوجی کا فروغ خوش آئند ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپر لیس اور ڈیجیٹل نظام نہ صرف انتظامی امور کو مؤثر بناتا ہے بلکہ مریضوں کو بروقت اور معیاری طبی سہولیات کی فراہمی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے انہوں نے ٹراما سینٹر کی انتظامیہ اور طبی عملے کی خدمات کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ صوبے کے دیگر سرکاری طبی اداروں میں بھی جدید اور ڈیجیٹل نظام کے فروغ کیلئے اسی طرز پر اقدامات کیے جائیں گے تاکہ عوام کو مزید بہتر طبی سہولیات میسر آسکیں۔

بقیہ 34

زہری، لورالائی ڈویژن کے صدر رحمت کدیزئی، قلعہ سیف اللہ ڈویژن کے جنرل سیکرٹری حاجی عمر موسیٰ زئی، سبی ڈویژن کے صدر میر موسیٰ بلیدی، کوئٹہ ڈویژن کے نائب صدر ملک عیسیٰ خان کاکڑ، صحبت پور کے سابق ضلعی صدر سلمان کھوسہ، کوئٹہ سٹی کے سینئر نائب صدر سید محمد ایوب آغا، نائب صدر زبیر خان بڑیچ، فتح خان (رکن سٹی کونسل) اور دیگر شامل تھے۔ ملاقات میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی صورتحال، تنظیمی امور، پارٹی کی فعالیت اور آئندہ کے سیاسی لائحہ عمل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران وفد نے بلوچستان میں عوام کو درپیش مسائل، موجودہ سیاسی صورتحال، تنظیمی سرگرمیوں، پارٹی کی عوامی رابطہ مہم اور تنظیم کو مزید مؤثر بنانے کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کیں۔

بقیہ 35

کے مختلف مقامات پر جاری تعمیراتی کاموں کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر ہو رہی ہے، تاہم ٹریفک پولیس شہریوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت فراہم کرنے اور ٹریفک کی بلاتعطل روانی یقینی بنانے کیلئے دن رات اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہی ہے ایس پی ٹریفک صدر نے کہا کہ فیضی چوک سمیت مختلف مقامات پر ناجائز تجاوزات کے خاتمے کیلئے بھی مؤثر اقدامات کیے گئے ہیں، جس کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک پولیس کا عملہ تمام اہم شاہراہوں، چوراہوں اور مصروف ٹریفک پوائنٹس پر محنت، لگن اور پیشہ ورانہ ذمہ داری کے ساتھ فرائض سرانجام دے رہا ہے تاکہ شہریوں کو کم سے کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ سید عاصم علی شاہ نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ گاڑی چلاتے وقت اپنی لین میں رہیں، ون وے کی خلاف ورزی سے گریز کریں، غیر ضروری اوور ٹیکنگ نہ کریں اور ٹریفک اہلکاروں کی ہدایات پر مکمل عمل کریں

بقیہ 36

انجینئرنگ، محکمہ زراعت، لائیو اسٹاک، بلڈنگ، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سمیت تمام متعلقہ محکموں کو اپنی مشینری، افرادی قوت اور وسائل کے ساتھ مکمل طور پر متحرک رہنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں، جبکہ حساس اور نشیبی علاقوں میں مشینری بھی الرٹ کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی کے باعث غیر معمولی بارشوں کے خدشات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام اضلاع میں محفوظ مقامات کی نشاندہی کر دی گئی ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں عوام کو فوری طور پر منتقل کیا جا سکے۔ کمشنر نے تمام ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی ہے کہ وہ خود فیلڈ میں رہ کر حفاظتی انتظامات، نکاسی آب، مشینری کی دستیابی اور دیگر ضروری امور کی مسلسل نگرانی کریں۔

بقیہ 37

قریشی اور ایس ایس پی گوادر فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) عطاء الرحمٰن خان، PPM PSP کی خصوصی ہدایات پر، جبکہ ڈی پی / ایس ڈی پی او جاکر حیات کی نگرانی میں ایس ایچ او سٹی پولیس اسٹیشن گوادر سب انسپکٹر بشیر احمد نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دی کارروائی کے دوران گرفتار ملزمان کے قبضے سے پانچ چوری شدہ موٹر سائیکلیں برآمد کر لی گئیں۔ گرفتار ملزمان میں ملا بخش ولد حاجی داد، سکنہ کلانچی پاڑہ گوادر، عبداللہ ولد شفیع محمد، سکنہ کلانچی پاڑہ گوادر، اور حاصل ولد بابو، سکنہ دشت / کلانچی پاڑہ گوادر شامل ہیں پولیس کے مطابق ملزمان سے مزید تفتیش جاری ہے، جبکہ گینگ کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری اور مزید مسروقہ موٹر سائیکلوں کی برآمدگی کیلئے مختلف مقامات پر کارروائیاں جاری ہیں گوادر پولیس نے کہا ہے کہ عوام کے جان و مال کے تحفظ، امن و امان کے قیام اور جرائم کے مکمل خاتمے کیلئے ہر ممکن اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کریں اور کسی بھی مشکوک سرگرمی یا جرائم سے متعلق معلومات فوری طور پر پولیس کو فراہم کریں تاکہ ضلع گوادر کو ایک محفوظ، پرامن اور جرائم سے پاک معاشرہ بنانے کی مشترکہ کوششوں کو مزید مؤثر بنایا جا سکے۔

بقیہ 38

کمشنر اور ایس پی پولیس کو جاری ترقیاتی اور مرمتی کاموں کے مختلف مراحل، تعمیراتی معیار، دستیاب سہولیات اور منصوبے کی تکمیل کے حوالے سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ منصوبے کا مقصد تھانے کے انفراسٹرکچر کو جدید خطوط پر استوار کرنا، پولیس اہلکاروں کیلئے بہتر دفتری ماحول فراہم کرنا اور عوام کو معیاری پولیس خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر عبدالرزاق خان نے تعمیراتی کام کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ تعمیراتی و مرمتی کاموں کے معیار، شفافیت اور پائیداری پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ تمام کام مقررہ مدت کے اندر مکمل کیے جائیں تاکہ عوام اور پولیس فورس جلد از جلد بہتر سہولیات سے مستفید ہو سکیں انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کو معیاری پولیس خدمات کی فراہمی اور پولیس کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری کیلئے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ پولیس اہلکاروں کو بہتر سہولیات اور جدید ورکنگ ماحول کی فراہمی سے نہ صرف ان کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا بلکہ عوام کی جان و مال کے تحفظ اور قانون کی عملداری کو مزید مؤثر بنایا جا سکے گا

بقیہ 39

15 روز تک جاری رہے گا، جس کے دوران ضلع بھر کے تقریباً 70 ہزار افراد کے ہیپاٹائٹس سی کے مفت ٹیسٹ کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان عوام کو صحت کی معیاری سہولیات کی فراہمی اور ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے، جبکہ اس مہم کے ذریعے متاثرہ مریضوں کی بروقت تشخیص کے بعد انہیں علاج کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔ اس موقع پر ڈی ایم پی ایچ آئی ڈاکٹر عبدالحئی کھوسہ، ڈاکٹر مقبول جمالی، ڈاکٹر قدرت اللہ جمالی، چیئرمین پیرامیڈیکل اسٹاف اوستہ محمد عبدالستار جمالی، اے ایس وی اللہ ڈنہ قمبرانی، میڈیکل ٹیکنیشن عبدالستار جمالی اور لیب ٹیکنیشن بلاول جمالی بھی موجود تھے اور انہوں نے مہم کے کامیاب انعقاد کے لیے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

بقیہ 40

مثال جدوجہد کی اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے باوجود اپنے اصولی مؤقف اور جائز مطالبات سے ایک لمحہ بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ انہوں نے کہا کہ گرینڈ الائنس بلوچستان کی قیادت نے ہمیشہ ملازمین کے حقوق، عزتِ نفس اور فلاح و بہبود کو اپنی اولین ترجیح بنایا ہے۔ قائدین نے ثابت قدمی، حوصلے اور جرات کی نئی مثال قائم کرتے ہوئے ہر قسم کی مشکلات، گرفتاریوں اور دباؤ کا خندہ پیشانی سے سامنا کیا، مگر حق و انصاف کی آواز کو بھی دبنے نہیں دیا۔ ان کی یہ تاریخی جدوجہد صوبے بھر کے سرکاری ملازمین کیلئے مشعل راہ ہے۔ رہنماؤں نے کہا کہ ملازمین کے حقوق کیلئے دی جانے والی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ گرینڈ الائنس کے قائدین نے ذاتی مفادات کے بجائے لاکھوں ملازمین کے مستقبل، روزگار کے تحفظ اور جائز مطالبات کی منظوری کیلئے ہر سطح پر آواز بلند کی، جس پر پوری ملازم برادری انہیں سلام پیش کرتی ہے۔

بقیہ 41

کے فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیصلہ نہ صرف ٹرانسپورٹ کے شعبے بلکہ پوری معیشت اور عام شہریوں پر انتہائی منفی اثرات مرتب کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ روزانہ قیمتوں میں تبدیلی سے ٹرانسپورٹرز کیلئے مستقل کرایوں، اخراجات اور کاروباری منصوبہ بندی کو برقرار رکھنا ناممکن ہو جائے گا، جس کا براہ راست نقصان عوام کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ رہنماؤں نے کہا کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں بار بار ردوبدل سے مہنگائی کا ایک نیا طوفان آئے گا، اشیائے خوردونوش، ادویات اور دیگر ضروری سامان کی ترسیل کے اخراجات میں اضافہ ہوگا جبکہ مسافروں پر بھی اضافی مالی بوجھ پڑے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو ایسے فیصلوں سے قبل تمام اسٹیک ہولڈرز، بالخصوص ٹرانسپورٹ تنظیموں سے مشاورت کرنی چاہیے تاکہ زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے قابل عمل پالیسی مرتب کی جا سکے۔

بقیہ 42

اور عام شہری سفر کرتے ہیں مگر معمولی سی رکاوٹ پوری سڑک کو ٹریفک جام میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کئی برس گزر گئے شاہراہ کی توسیع نہ ہو سکی جس کے باعث حادثات کے خطرات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ اسکول اور کالج کے اوقات میں طلبہ و طالبات خواتین اور بزرگ شہریوں کو سڑک عبور کرنا بھی ایک امتحان بن چکا ہے۔ بعض دکاندار برابر کے ذمہ دار ہیں جنہوں نے اپنی دکانوں کے سامنے مال بردار ٹرالیں کھڑی کرنے غیر قانونی چھاپرے (پتھارے) قائم کر رکھے ہیں اور سرکاری اراضی پر ناجائز تجاوزات کر کے سڑک کو مزید تنگ کر دیا ہے۔ جس سے ٹریفک کی روانی متاثر ہونے اور پیدل چلنے والوں کے لیے بھی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ متعلقہ ذمہ داروں کی مبینہ خاموشی اور عدم کارروائی کے باعث تجاوزات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ واضح رہے کہ میراں پیر روڈ ونڈر کی معاشی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے لیکن اس کی خستہ صورتحال شہر کی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ بنتی جا رہی ہے۔

بقیہ 43

تک مفت تعلیم کی فراہمی کا بھی اعلان کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر جمیرا بلوچ نے کہا کہ پولیو ورکرز قومی فریضہ انجام دیتے ہوئے بچوں کو موذی مرض سے محفوظ بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور ان کی خدمات قابل قدر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہید لیڈی پولیو ورکر کی قربانی کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور ضلعی انتظامیہ متاثرہ خاندان کی ہر ممکن معاونت جاری رکھے گی۔ واضح رہے کہ مذکورہ ٹریفک حادثہ میں ایک لیڈی پولیو ورکر شہید جبکہ ایک دوسری شدید زخمی ہو گئی تھی۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ حکومت بلوچستان اور ضلعی انتظامیہ عوامی خدمت اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران متاثر ہونے والے اہلکاروں اور ان کے خاندانوں کی فلاح و بہبود کیلئے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے

بقیہ 44

فروشی، ون ویلنگ، موٹر سائیکل و کار ریسنگ، غیر قانونی ایل ای ڈی لائٹس اور دیگر عوامی مسائل سے آگاہ کرتے ہوئے مؤثر کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر پولیس کی مجموعی کارکردگی کو بھی سراہا گیا سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس گوادر نے شہریوں کے مسائل اور تجاویز تفصیل سے سنیں اور یقین دہانی کرائی کہ منشیات فروشوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں مزید مؤثر بنائی جائیں گی، پولیس گشت میں اضافہ کیا جائے گا، منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے اقدامات کیے جائیں گے اور کمیونٹی پولیسنگ کو مزید فعال بنایا جائے گا ان کا کہنا تھا کہ عوام کے جان و مال کے تحفظ، امن و امان کے قیام اور شہری مسائل کے بروقت حل کیلئے گوادر پولیس تمام متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر اپنی ذمہ داریاں پوری کرتی رہے گی۔ شرکاء نے کھلی کچہری کے انعقاد اور عوامی مسائل کے حل کیلئے ایس ایس پی گوادر کے اقدامات کو سراہا۔

بقیہ 45

جب پارلیمنٹ دینی مدارس کی رجسٹریشن کے حوالے سے قانون سازی کر چکی ہے تو متعلقہ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون اس کی روح کے مطابق عمل درآمد یقینی بنائے۔ مدارس کے منتظمین کو دفاتر کے چکر لگوانا، ان کی درخواستوں کو بلاجواز تاخیر کرنا یا انہیں قانونی طور پر دستیاب طریقہ رجسٹریشن سے روکنا نہ صرف ناانصافی بلکہ قانون کی روح کے بھی منافی ہے۔ حافظ محمد صدیق مدنی نے کہا کہ دینی مدارس کو امتیازی سلوک کا نشانہ بنانے کے بجائے ان کی دینی، تعلیمی اور سماجی خدمات کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ مدارس کے طلبہ بھی پاکستان کے شہری ہیں اور انہیں تعلیم، شناخت اور ترقی کے مساوی مواقع فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

بقیہ 46

عوامی شکایات کے پیش نظر ڈپٹی کمشنر نے لانگو محلہ، کلرک کالونی اور ملحقہ علاقوں میں پانی کی فراہمی کی بحالی کیلئے فوری احکامات جاری کیے۔ ان احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر بہادر خان کھوسہ، تحصیلدار معظم خان جتوئی اور ریونیو عملے نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے جالی واہ سے تالابوں تک پانی کی سپلائی شروع کرا دی، جس کے نتیجے میں متاثرہ علاقوں میں پانی کی فراہمی بحال ہو گئی۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق پانی کی فراہمی کا یہ سلسلہ بلاتعطل جاری رکھا جائے گا تاکہ شہریوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسسٹنٹ کمشنر بہادر خان کھوسہ کی نگرانی میں پوری رات پانی کی فراہمی کا عمل جاری رہا، جبکہ ڈپٹی کمشنر ورند بعل خود بھی صورتحال کی مسلسل نگرانی کرتے رہے اور لمحہ بہ لمحہ رپورٹ حاصل کرتے رہے

بقیہ 47

ہوئے ناکام بنا دیا۔ تفصیلات کے مطابق گاؤں غوث پور کے قریب نامعلوم شرپسندوں نے تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مین ٹرانسمیشن لائن کی تاریں چوری کرنے میں مصروف تھے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی مقامی شہریوں نے فوری طور پر ایس پی کچھی رحمت اللہ درانی کو آگاہ کیا، جنہوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایس ایچ او میر پور میر گہرام خان لاشاری کی سربراہی میں پولیس ٹیم کو جائے وقوعہ پر روانہ کیا۔ اس دوران ایل ایس گنداواہ عمران علی راہجہ بھی فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے اور بجلی کی لائن کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے کارروائی میں اپنا کردار ادا کیا۔ دوسری جانب گنداواہ شہر کے بہادر نوجوانوں نے بھی بغیر کسی تاخیر کے اپنی موٹرسائیکلوں پر موقع پر پہنچ گئے اور پولیس کے ساتھ مل کر تخریب کاری کی اس بڑی واردات کو ناکام بنا دیا۔ کارروائی کے دوران ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

بقیہ 48

گوالمنڈی چوک پر احتجاج کرتے ہوئے سڑک بلاک کر دی۔ پولیس کے مطابق واٹر ٹینکر ایسوسی ایشن کے صدر نجیب ترین کی قیادت میں مظاہرین نے گوالمنڈی چوک کو چاروں اطراف سے بند کر کے ٹریفک کی روانی متاثر کی، پولیس کے خلاف نعرے بازی کی اور سرکاری امور میں مداخلت کی۔ کوئٹہ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے واٹر ٹینکر ایسوسی ایشن کے صدر نجیب ترین سمیت 12 افراد کو گرفتار کر لیا، جبکہ متعدد دیگر افراد موقع سے فرار ہو گئے۔

بقیہ 49

بشیر احمد اور کیمل ایس ایچ او میرہ نے شرکت کی، جبکہ شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے اپنے مسائل، شکایات اور تجاویز براہ راست پولیس حکام کے سامنے پیش کیں اس موقع پر پولیس حکام نے کہا کہ بلوچستان پولیس عوام کی جان و مال کے تحفظ، قانون کی بالادستی اور عوامی خدمت کے جذبے کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہی ہے۔ عوام اور پولیس کے درمیان باہمی اعتماد کو فروغ دینا، شہریوں کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا اور کمیونٹی پولیسنگ کے فروغ کے ذریعے پرامن معاشرے کا قیام موجودہ پالیسی کا اہم حصہ ہے پولیس حکام نے شرکاء کو جرائم کی روک تھام، امن و امان کے قیام اور کمیونٹی پولیسنگ کے حوالے سے کیے گئے اقدامات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے تعاون کے بغیر مؤثر پولیسنگ ممکن نہیں، لہٰذا شہری بروقت معلومات کی فراہمی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کو یقینی بنائیں کھلی کچہری کے دوران خواتین کو درپیش مسائل، بالخصوص ہراسمنٹ اور گھریلو تشدد جیسے معاملات پر خصوصی توجہ دی گئی

بقیہ 50

نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ استقبالیہ تقریب کے بعد ڈپٹی کمشنر آفس لورالائی میں اسیران کے اعزاز میں چائے کی تقریب کا اہتمام کیا گیا، جس میں گرینڈ الائنس کے رہنماؤں، کارکنوں اور مختلف محکموں سے تعلق رکھنے والے ملازمین نے شرکت کی۔ تقریب کے دوران رہنماؤں نے تحریک کے مختلف مراحل، آئندہ کے لائحہ عمل اور ملازمین کے حقوق کے تحفظ کے لیے جاری جدوجہد پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر بلوچستان گرینڈ الائنس لورالائی کے ضلعی آرگنائزر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گرینڈ الائنس کے اسیران نے ملازمین کے جائز حقوق کی خاطر جس ثابت قدمی، حوصلے اور قربانی کا مظاہرہ کیا، وہ قابل تقلید ہے۔ انہوں نے کہا کہ کارکنوں نے ہر قسم کی مشکلات، گرفتاریوں اور دباؤ کے باوجود اپنے اصولی موقف سے دستبردار ہونے کے بجائے اتحاد اور یکجہتی کا عملی مظاہرہ کیا، جس پر پوری تنظیم انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

بقیہ 51

کو نامعلوم شرپسند عناصر کی ممکنہ تخریب کاری سے بچا لیا گیا، جو ایک قابل تحسین اور مثالی اقدام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ تخریب کاری کامیاب ہو جاتی تو گنداواہ شہر اور گردونواح کے علاقوں کو شدید بجلی بحران کا سامنا کرنا پڑتا۔ انہوں نے گنداواہ کے نوجوانوں کی جرات، بیداری اور شہر سے محبت کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ نوجوان تعریف کے حقیقی مستحق ہیں، جنہوں نے اپنی جانوں کی پرواہ کیے بغیر قومی اثاثے کی حفاظت کو یقینی بنایا۔

بقیہ 52

جاری نہیں کیے گئے، جس کے باعث کامیاب امیدوار بے روزگاری اور ذہنی پریشانی کا شکار ہیں۔ انہوں نے حکومت سندھ اور محکمہ تعلیم سے مطالبہ کیا کہ جے ایس ٹی پاس امیدواروں کے آفر آرڈر فوری جاری کیے جائیں،

بقیہ 53

رکھنے والے افراد کو مون سون شجر کاری مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہوگا عوام سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو سرکاری دفاتر، سکولوں شاہراہوں، نہروں و واٹر کورسز کے کناروں، زرعی زمینوں اور سرکاری عمارتوں میں زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں۔ محض پودے لگا دینا کافی نہیں، بلکہ ان کی بقاء باقاعدگی سے آبیاری اور دیکھ بھال کو بھی یقینی بنانا ہوگا اور ہر فرد اپنی سطح پر پودے لگانے اور ان کی پرورش کا ایک باقاعدہ پلان تیار کرے تاکہ اس مہم کے نتائج مثبت اور دیرپا ثابت ہوسکیں جبکہ گرمی کی شدت کم کرنے اور ماحول کو خوشگوار بنانے کیلئے ہر شہری ایک پودا لگائے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائے تاکہ نصیر آباد ڈویژن کو ماحولیاتی آلودگی سے پاک اور سرسبز بنایا جا سکے

بقیہ 54

اداروں میں رورل ہیلتھ سینٹر (RHC) کڈان، بنیادی مرکز صحت (BHU) تحچی، پولیس اسٹیشن کدان، نادرا آفس، بےنظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) آفس، پبلک لائبریری اور کدن پارک شامل تھے۔ دورے کے دوران اسسٹنٹ کمشنر نے متعلقہ محکموں کی کارکردگی، حاضری، ریکارڈ اور عوام کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ غیر حاضر عملے کا نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ حکام کو ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر دشت نے تمام افسران اور عملے کو ہدایت کی کہ وہ عوام کو بروقت، شفاف اور بہترین خدمات کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور اپنے فرائض پوری ذمہ داری، دیانتداری اور پیشہ ورانہ انداز میں انجام دیں۔

بقیہ 55

(HEC) کے زیر اہتمام انڈر 19 کرکٹ ٹورنامنٹ کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران وائس چانسلر نے سپورٹس گراؤنڈ، کرکٹ پچ، آؤٹ فیلڈ، ڈریسنگ رومز، بیٹھنے کے انتظامات، صفائی، گراؤنڈ کی مجموعی حالت اور دیگر کھیلوں کی سہولیات کا بغور معائنہ کیا۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ کھیلوں کے میدان کو بین الاقوامی اور قومی سطح کے مقابلوں کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا جائے تاکہ کھلاڑیوں کو بہترین، محفوظ اور پیشہ ورانہ ماحول میسر آسکے۔ وائس چانسلر نے اسسٹنٹ سپورٹس آفیسر مسٹر شیر حسن کو ہدایت کی کہ گراؤنڈ کی تزئین و آرائش، کرکٹ پچ کی معیاری تیاری، گھاس کی دیکھ بھال، کھلاڑیوں کے لیے ضروری سہولیات کی فراہمی اور ٹورنامنٹ کے تمام انتظامات بروقت مکمل کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی بڑے کھیلوں کے ایونٹ کی کامیابی کا انحصار بہترین منصوبہ بندی اور معیاری انتظامات پر ہوتا ہے، لہٰذا تمام متعلقہ شعبے باہمی تعاون سے اپنی ذمہ داریاں احسن انداز میں انجام دیں۔ اس موقع پر فیکلٹی آف بیسک سائنسز اینڈ مینجمنٹ سائنسز کے ڈین ڈاکٹر عبدالصمد بھی وائس چانسلر کے ہمراہ موجود تھے۔ انہوں نے جاری تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف انتظامی امور پر تبادلہ؟ خیال کیا اور کھیلوں کے فروغ کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ وائس چانسلر نے کہا کہ یونیورسٹی آف لورالائی طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی پر یقین رکھتی ہے، جس میں تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ کھیلوں اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں کو بھی یکساں اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھیل نوجوانوں میں نظم و ضبط، قائدانہ صلاحیت، ٹیم ورک، برداشت اور صحت مند طرز زندگی کو فروغ دیتے ہیں، اس لیے یونیورسٹی کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کو مزید بہتر بنانے اور طلبہ کو قومی و بین الاقوامی سطح پر اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے عملی اقدامات جاری رکھے گی۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ HEC انڈر 19 کرکٹ ٹورنامنٹ اور دیگر کھیلوں کے مقابلے اعلیٰ معیار کے انتظامات کے ساتھ کامیابی سے منعقد ہوں گے، جو نہ صرف یونیورسٹی آف لورالائی بلکہ پورے خطے میں کھیلوں کے فروغ اور نوجوان ٹیلنٹ کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کریں گے۔

بقیہ 56

غور و خوض کیا گیا، اس موقع پر ڈپٹی کمشنر محمد رمضان پلال نے صوبائی وزیر کو ضلع بھر میں جاری ترقیاتی اسکیموں کی پیش رفت، سرکاری منصوبوں کی تکمیل، نہری نظام کی موجودہ صورتحال اور زرعی پانی کی فراہمی کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی، انہوں نے بتایا کہ ضلعی انتظامیہ عوامی مسائل کے بروقت حل، ترقیاتی منصوبوں کی شفاف تکمیل اور کسانوں کو درپیش مشکلات کے ازالے کے لیے بھرپور اقدامات کر رہی ہے، صوبائی وزیر سردار زادہ فیصل خان جمالی نے کہا کہ صوبائی حکومت عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی، زرعی شعبے کی مضبوطی، نہری پانی کی منصفانہ تقسیم اور ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل کو اپنی اولین ترجیح سمجھتی ہے انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ تمام ترقیاتی منصوبوں پر کام کی رفتار مزید تیز کی جائے اور کسانوں کو پانی کی فراہمی میں کسی قسم کی غفلت یا ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی۔

بقیہ 57

عبدالجبار بلیدی، احمد یہار، خالدہ، ذاکر سوتکی اور دیگر نے کی، مظاہرین نجکاری کے خلاف شدید نعرے بازی اس موقع پر مظاہرین نے نجکاری کے فیصلے کو ملازمین اور عوام دونوں کے مفادات کے خلاف قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سیپکو کی نجکاری کا فیصلہ فوری طور پر واپس لیا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو احتجاج کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے گا

بقیہ 58

توجہ سے سنیں اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ آبادگاروں کے زرعی حقوق کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کھیرتھر کینال میں پانی کی کمی ایک اہم اور سنگین مسئلہ ہے، جس کے حل کے لیے صوبائی حکومت ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں سندھ حکومت، محکمہ آبپاشی سندھ، متعلقہ وفاقی اداروں اور اعلیٰ حکام سے مسلسل رابطے جاری ہیں تاکہ بلوچستان کے حصے کا مقررہ زرعی پانی ہر صورت یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ آئندہ چند روز میں پانی کی صورتحال میں واضح بہتری آئے گی اور کسانوں کو خاطر خواہ ریلیف ملے گا۔ صوبائی وزیر فیصل خان جمالی نے کہا کہ وہ اپنے حلقہ انتخاب کے عوام، آبادگاروں اور کسانوں کو کسی صورت تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ زراعت اس علاقے کی معیشت کی بنیاد ہے اور کسانوں کی خوشحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ پانی کے بحران پر قابو پانے، نہری نظام کو فعال بنانے اور دم آخر تک کھیرتھر کے پانی کے حق کے حصول کے لیے ہر متعلقہ فورم پر بھرپور انداز میں آواز بلند کی جا رہی ہے انہوں نے مزید کہا کہ عوامی مسائل کے حل کے لیے ان کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں اور حلقے کی ترقی، خوشحالی اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے عملی اقدامات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ زرعی پانی، سڑکوں، تعلیم، صحت اور دیگر عوامی مسائل کے حل کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ اس موقع پر معززین، قبائلی عمائدین، زمینداروں اور کسانوں نے صوبائی وزیر سردارزادہ فیصل خان جمالی کی عوامی رابطہ مہم، کسان دوست پالیسی، زرعی پانی کے بحران کے حل کے لیے مسلسل جدوجہد اور اعلیٰ سطح پر مؤثر رابطوں کو سراہتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ ان کی کاوشوں کے مثبت نتائج جلد سامنے آئیں گے اور کھیرتھر کینال میں پانی کی فراہمی معمول پر آنے سے علاقے کے ہزاروں آبادگاروں کو ریلیف ملے گا۔

بقیہ 59

افراد، سماجی شخصیات اور شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء نے منشیات فروشی، پولیسنگ، امن و امان اور دیگر عوامی مسائل سے آگاہ کرتے ہوئے موثر کارروائی کرنے پر زور دیا۔ ایس پی نوشکی سلیم شاہوانی نے شہریوں کی شکایات سنیں اور متعدد مسائل کے حل کیلئے موقع پر ہی متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کرتے ہوئے فوری اقدامات کیے جس سے کئی شکایات کا فوری ازالہ ممکن بنایا گیا۔ اس موقع پر ڈی ایس پیز اور ایس ایچ اوز سمیت پولیس کے دیگر افسران بھی موجود تھے۔ ایس پی نوشکی سلیم شاہوانی نے کہا کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ اور ان کے مسائل کا حل پولیس کی اولین ترجیح ہے کھلی کچہریوں کا مقصد شہریوں کو براہ راست اپنی شکایات اور تجاویز پیش کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے تاکہ عوامی مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جا سکے۔ انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ امن و امان کے قیام اور جرائم کے خاتمے کیلئے پولیس کے ساتھ بھرپور تعاون جاری رکھیں۔

بقیہ 60

اسے مادی دنیا دکھائی ہیں بالکل اسی طرح تعلیم کی یہ "تیسری آنکھ انسان کو روشنی عطا کرتی ہے معیاری تعلیم ہی کسی بھی معاشرے کی معمار قوم نسل کی ضامن ہیانہوں نے کہا کہ تعلیمی اصلاحات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں پائیدار معاشی و سماجی ترقی اور غربت کے مکمل خاتمے کے لیے تعلیمی نظام کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔ انہوں نے ارباب اختیار سے مطالبہ کیا کہ وہ معیاری تعلیم کی یکساں رسائی بلا تفریق ممکن بنایا جائے تاکہ قوم کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر ترقی کی راہ پر گامزن کیا جا سکے۔

بقیہ 61

سے فون پر رابطہ کیا دو پہر تین بجے اور شام چھ بجے چلنے والی بسوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ بعد ازاں انہوں نے ہدایت جاری کی کہ بسوں میں سفر کرنے والی طالبات سے کسی بھی قسم کا کرایہ وصول نہ کیا جائے تاکہ انہیں بلا معاوضہ سفری سہولت فراہم کی جائے۔ تنویر حفیظ ایوبی نے طالبات کے مسئلے پر فوری توجہ دینے پر چیئرمین میونسپل کمیٹی وندر کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 62

رکھنے والے افراد کی جانب سے مبارکباد پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے جعفرآباد و صحبت پور سے تعلق رکھنے والے اساتذہ جس میں استاد فضل الدین ابڑو، استاد کریم بخش جروار، عبدالحمید ابڑو (SST) و دیگر اساتذہ کے ہمراہ (DEO) عبدالحمید ابڑو سے ملاقات کی اور انہیں عہدہ سنبھالنے پر پھولوں کے ہار پہنائے اور مبارکباد پیش کی اس موقع پر اساتذہ و دیگر شخصیات نے امید ظاہر کی کہ (DEO) عبدالحمید ابڑو اپنی بہترین انتظامی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ضلع صحبت پور میں تعلیم کے فروغ کے لیے کلیدی کردار ادا کریں گے

بقیہ 63

مقامات پر کتا مار مہم شروع کر دی ہے۔ شہر میں آوارہ کتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث شہریوں، خواتین، بچوں، بزرگوں، طلبہ اور نمازیوں کو مشکلات کا سامنا تھا جس پر مختلف علاقوں سے میونسپل کمیٹی کو مسلسل شکایات موصول ہو رہی تھیں۔ عوامی شکایات کو مدنظر رکھتے ہوئے میونسپل کمیٹی کی جانب سے فوری طور پر کتا مار مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس موقع پر چیئرمین میونسپل کمیٹی وندر امام بخش برہ، چیف آفیسر میونسپل کمیٹی وندر عبدالبصیر خان مندوخیل، سیکرٹری میونسپل کمیٹی وندر عنایت اللہ راٹھوڑ نے کہا کہ شہریوں کے مسائل کا بروقت حل فراہم کرنا میونسپل کمیٹی کی اولین ترجیح ہے اور عوامی شکایات کو ہرگز نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ عوام کو ریلیف فراہم کرنے اور شہری مسائل کے حل کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عملے کو ہدایت کی گئی ہے کہ کتا مار مہم کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھا جائے تاکہ وندر سٹی کے گنجان آباد علاقوں سمیت تمام مقامات کا احاطہ کیا جا سکے۔ کتا مار مہم کو بلاتعطل جاری رکھنے اور عملے کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری دیانت داری اور فرض شناسی کے ساتھ انجام دیں تاکہ شہریوں کو آوارہ کتوں سے نجات مل سکے۔

بقیہ 64

کے تحفظ کے لیے ہر ممکن جدوجہد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میڈیا فورم کا قیام حقیقی معنوں میں کارکن صحافیوں کی نمائندگی اور ان کے مسائل کے مستقل حل کے لیے عمل میں لایا گیا ہے۔ فورم کسی بھی صحافی یا میڈیا کارکن کو تنہا نہیں چھوڑے گا بلکہ ان کے پیشہ ورانہ، معاشی، قانونی اور سماجی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر سطح پر آواز بلند کرے گا۔ رہنماؤں نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں خدمات انجام دینے والے نامہ نگار انتہائی مشکل حالات میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، مگر انہیں نہ مناسب مراعات حاصل ہیں، نہ تحفظ اور نہ ہی پیشہ ورانہ سہولیات میسر ہیں۔ حکومت، متعلقہ اداروں اور میڈیا مالکان کی ذمہ داری ہے کہ وہ صحافیوں کو باعزت روزگار، بروقت تنخواہیں، انشورنس، طبی سہولیات اور تحفظ فراہم کریں تاکہ وہ بلاخوف و خطر اپنے فرائض انجام دے سکیں۔

بقیہ 65

عوامی اعتماد سے محروم حکومت اپنی سیاسی ناکامیوں اور صوبے میں امن و امان کی ابتر صورتحال سے توجہ ہٹانے کے لیے ایسے غیر متعلقہ معاملات کو اچھال رہی ہے جن کا موجودہ عوامی مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میر سرفراز بگٹی اپنی حکومتی کارکردگی کے حوالے سے عوام کو مطمئن کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں، اسی لیے وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو کر تحریک انصاف اور عمران خان کے خلاف بیانات دے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان میں امن و امان کی صورتحال مسلسل خراب ہو رہی ہے، عوام جان و مال کے تحفظ سے محروم ہیں، بے روزگاری، مہنگائی اور بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی نے شہریوں کی مشکلات میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے، مگر حکومت ان مسائل کے حل کے بجائے سیاسی مخالفین پر تنقید میں مصروف ہے۔ سید صادق آغا نے کہا کہ عمران خان ملک کے مقبول ترین عوامی رہنما ہیں اور انہیں عوام کے دلوں سے نکالنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحریک انصاف کے کارکن ہر قسم کے سیاسی دباؤ اور انتقامی کارروائیوں کے باوجود اپنے قائد کے ساتھ کھڑے ہیں اور عوام کا اعتماد بھی آج پہلے سے زیادہ مضبوط ہے۔

بقیہ 66

اضافے نے غریب اور متوسط طبقے کی قوت خرید نچوڑ کر رکھ دی ہے۔ عوامی حلقوں نے شدید تشویش اور غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ روزمرہ استعمال کی بنیادی چیزیں عام آدمی کی پہنچ سے بالکل باہر ہو چکی ہیں۔ ٹماٹر، جو ہر گھر کے سالن اور روزمرہ خوراک کا بنیادی جزو ہے، اب ایک نایاب اور گراں قدر شے بن چکا ہے، جس کی وجہ سے باورچی خانے کے بجٹ کا توازن مکمل طور پر بگڑ گیا ہے۔ عوامی حلقوں نے ارباب اختیار سے مطالبہ کیا کہ گرانفروشی کا فوری نوٹس لے کر سبزی مارکیٹ میں ٹماٹر کی سستی اور بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور گرانفروشوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے تاکہ عوام کو اس ذہنی اور مالی پریشانی سے فوری طور پر نجات مل سکے۔

بقیہ 67

محکموں کے افسران نے جولائی 2025 سے جون 2026 تک کی سالانہ محکمانہ کارکردگی، ترقیاتی سرگرمیوں اور عوامی خدمات کی فراہمی پر مشتمل جامع مگر مختصر پیش رفت رپورٹیں اور پریزنٹیشنز پیش کیں۔ کمشنر لورالائی محمد بزنجو نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ترقیاتی منصوبوں کی بروقت اور معیاری تکمیل حکومت بلوچستان کی اولین ترجیح ہے۔ تمام محکمے جاری ترقیاتی سکیموں کی رفتار مزید تیز کریں، فنڈز کے شفاف اور مؤثر استعمال کو یقینی بنائیں اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی میں کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ اجلاس میں مختلف محکموں کی جانب سے جاری اور مکمل شدہ ترقیاتی منصوبوں کی مادی و مالیاتی پیش رفت، عوامی خدمات کی فراہمی، فیلڈ وزٹس، مانیٹرنگ، معائنہ کاری، ادارہ جاتی اصلاحات اور درپیش مسائل پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ اس موقع پر ترقیاتی منصوبوں میں حائل رکاوٹوں، فنڈز کے مؤثر استعمال، بین الحکماتی ہم آہنگی، منصوبوں کی بروقت تکمیل اور آئندہ مالی سال کی ترجیحات پر بھی تفصیلی غور کیا گیا۔ کمشنر لورالائی ڈویژن نے تمام ڈویژنل ڈائریکٹرز کو ہدایت کی کہ وہ ترقیاتی منصوبوں کی مسلسل نگرانی، شفافیت، معیار اور مقررہ مدت میں تکمیل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے زور دیا کہ ہر محکمہ عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں، بنیادی ڈھانچے کی بہتری، تعلیم، صحت، آبنوشی، زراعت، مواصلات اور دیگر شعبوں میں جاری سکیموں کی پیش رفت پر خصوصی توجہ دے اور درپیش مسائل کے حل کیلئے قابل عمل تجاویز مرتب کرے۔

بقیہ 68

فیصلوں یا اضلاع میں ردوبدل سے مسائل کا مستقل حل نہیں نکالا جا سکتا، بلکہ اس سے عوام میں مزید بے چینی اور احساس محرومی جنم لیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام اپنے آئینی، جمہوری اور معاشی حقوق کے خواہاں ہیں، جنہیں تسلیم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ عوام پاکستان پارٹی کا مؤقف ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ بلوچستان کے مسائل کو طاقت کی بجائے سیاسی بصیرت، باہمی اعتماد اور قومی اتفاق رائے کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ سید امان شاہ نے کہا کہ وفاقی حکومت، تمام متعلقہ اداروں اور سیاسی قیادت کو چاہیے کہ وہ بلوچستان کی تمام سیاسی، سماجی، قبائلی اور مذہبی قیادت کو اعتماد میں لے کر ایک جامع سیاسی مکالمے کا آغاز کریں تاکہ پائیدار امن، ترقی اور استحکام کی بنیاد رکھی جا سکے۔

بقیہ 69

کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری افسران عوام کے خادم ہیں ان پر مسلط ہونے یا انہیں اذیت دینے کے لیے نہیں بیٹھائے گئے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ بیشتر سرکاری دفاتر میں عوام کو بدانتظامی، رشوت ستانی اور کرپشن کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو اپنے جائز اور قانونی کاموں کے لیے ایک دفتر سے دوسرے دفتر کے چکر لگانے پر مجبور ہیں غریب شہریوں کو اکثر دفاتر میں ذلت، تضحیک اور بے جا رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رہنماؤں نے کہا کہ کوئٹہ کے شہری پہلے ہی پانی، بجلی، گیس، صحت، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات کی شدید قلت کا سامنا کر رہے ہیں سرکاری دفاتر میں غیر ذمہ دارانہ اور عوام دشمن رویہ ان کی مشکلات میں مزید اضافہ کر رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سرکاری دفاتر میں شفافیت، جوابدہی اور عوام دوست نظام کو یقینی بنایا جائے کرپٹ عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے اور شہریوں کو عزت، سہولت اور انصاف پر مبنی خدمات فراہم کی جائیں۔

کوئٹہ، کالج آف نرسنگ اینڈ ہیلتھ سائنسز کے زیر اہتمام طلباء طالبات میں اسکالرشپ چیک کی تقسیم کے موقع پر ڈائریکٹر نرسنگ کلثوم اقبال، اسسٹنٹ ڈائریکٹر اویس باقی بڑیچ، پرنسپل فہیم احمد اور دیگر شیلڈ دے رہے ہیں

ٹریفک پولیس بلاتعطل روانی یقینی بنانے کیلئے دن رات اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہی ہے، عاصم علی شاہ

فیضی چوک سمیت مختلف مقامات پر ناجائز تجاوزات کے خاتمے کیلئے بھی مؤثر اقدامات کیے گئے ہیں

کوئٹہ (خ ن) ایس پی ٹریفک صدر کوئٹہ سید عاصم علی شاہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ شہر میں جاری ترقیاتی اور تعمیراتی منصوبوں کے باعث مختلف شاہراہوں اور اہم چوراہوں پر ٹریفک کا دباؤ معمول سے کہیں زیادہ بڑھ گیا ہے، لہٰذا عوام ٹریفک قوانین کی مکمل پابندی کرتے ہوئے ٹریفک پولیس کے ساتھ بھرپور تعاون کریں انہوں نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ شہر (بقیہ 35 صفحہ 3 پر)

گوادر، انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران موٹر سائیکل چوری میں ملوث ایک گینگ کو گرفتار کرلیا

گوادر (خ ن) گوادر پولیس نے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی کرتے ہوئے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران موٹر سائیکل چوری میں ملوث ایک گینگ کو گرفتار کرلیا۔ کارروائی ڈی آئی جی مکران رینج عمران (بقیہ 37 صفحہ 3 پر)

نصیرآباد، حساس اور نشیبی علاقوں میں مشینری بھی الرٹ کر دی گئی ہے، صلاح الدین نورزئی

خود فیلڈ میں رہ کر حفاظتی انتظامات، نکاسی آب، مشینری کی دستیابی اور دیگر ضروری امور کی مسلسل نگرانی کریں

نصیرآباد (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کے احکامات کی روشنی میں کمشنر نصیرآباد ڈویژن صلاح الدین نورزئی نے ممکنہ پری مون سون بارشوں کے پیش نظر پورے ڈویژن میں ہائی الرٹ جاری کرتے ہوئے پیشگی حفاظتی اقدامات کو حتمی شکل دے دی ہے۔ کمشنر صلاح الدین نورزئی نے کہا ہے کہ ایریگیشن، زرعی (بقیہ 36 صفحہ 3 پر)

بلوچستان فوڈ اتھارٹی نے ناقص اور مضر صحت خوراک کے خلاف جاری کریک ڈاؤن

بروقت کارروائی کے باعث مضر صحت گوشت کی شہر بھر میں سپلائی کی کوشش ناکام بنا دی گئی

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان فوڈ اتھارٹی نے ناقص اور مضر صحت خوراک کے خلاف جاری کریک ڈاؤن کے دوران بڑی کارروائی کرتے ہوئے کوئٹہ ایئرپورٹ کے قریب خفیہ اطلاع پر چھاپہ مار کر ملتان سے آنے والی مسافر بس نمبر BSB-743 سے بڑی مقدار میں ناقص مرغی کا گوشت برآمد کرلیا۔ بروقت کارروائی کے باعث مضر صحت گوشت کی شہر بھر میں سپلائی کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ کارروائی ڈائریکٹر آپریشنز فخر الدین مری کی سربراہی میں کی گئی جن کے مطابق برآمد شدہ گوشت کو انتہائی نامناسب، غیر صحت بخش اور حفظانِ صحت کے اصولوں کے منافی طریقے سے کوئٹہ منتقل کیا جا رہا تھا،

اوتھل، ڈپٹی کمشنر حمیرا بلوچ شہید پولیو لیڈی ورکر کے اہل خانہ کو مالی امداد کا چیک دے رہے ہیں

محصولات کی وصولی کے نظام کو جدید، شفاف اور مکمل طور پر ڈیجیٹل بنانے کی جانب اہم پیش رفت

کوئٹہ (خ ن) محکمہ خزانہ حکومت بلوچستان نے سرکاری محصولات کی وصولی کے نظام کو جدید، شفاف اور مکمل طور پر ڈیجیٹل بنانے کی جانب ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے بلوچستان ای پے (Pay-B) کو صوبے میں تمام سرکاری وصولیوں کیلئے خصوصی ڈیجیٹل ریونیو پلیٹ فارم قرار دے دیا

ہنگامی صورتحال سے نمٹنے، حفاظتی اقدامات اور کنٹی جنسی پلان کا جائزہ لینے کیلئے اہم اجلاس

ضلع سبی میں 11 ریلیف پوائنٹس کی نشاندہی بھی مکمل کر لی گئی ہے

سبی (خ ن) کمشنر سبی ڈویژن اسد اللہ کاکڑ کی زیر صدارت مون سون بارشوں کے پیش نظر ممکنہ ہنگامی صورتحال سے نمٹنے، حفاظتی اقدامات اور کنٹی جنسی پلان کا جائزہ لینے کے حوالے سے اہم اجلاس ہوا۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر سبی میجر (ر) الیاس ... ہیلتھ انجینئرنگ (PHE)، محکمہ ایریگیشن، محکمہ ... لائیو سٹاک کے نمائندگان ... ویڈیو لنک کے ذریعے شرکت کی۔

این-25 ڈوئلائزیشن صوبے کیلئے انتہائی اہم نوعیت کا میگا منصوبہ ہے، بابر خان

کوئٹہ (خ ن) این-25 ڈوئلائزیشن میگا منصوبے سے متعلق پراجیکٹ اسٹیئرنگ کمیٹی کا اہم اجلاس سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں منصوبے پر جاری پیش رفت ... کا تفصیلی جائزہ لیا گیا

گنداخہ، صوبائی وزیر لائیو سٹاک بلوچستان سردارزادہ فیصل خان جمالی ڈپٹی کمشنر اوستہ محمد، ایس پی اوستہ محمد اور محکمہ ایریگیشن کے اعلیٰ حکام کے ہمراہ زرعی پانی کی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لینے کیلئے مختلف ریگولیٹرز نہروں اور شاخوں کا دورہ کر رہے ہیں

ٹیل کے آخری سرے تک پانی کی منصفانہ فراہمی کو ہر صورت یقینی بنائی جائیگی، فیصل جمالی

پاکستان پیپلز پارٹی کی سیاست کا محور عوام کی خدمت، کسانوں کی خوشحالی، انصاف پر مبنی وسائل کی تقسیم اور محروم طبقات کے مسائل کا عملی حل ہے

کسان ملکی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور ان کے حقوق کا تحفظ ہماری اولین ذمہ داری ہے، صوبائی وزیر لائیو اسٹاک

گنداخہ: (نامہ نگار) پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما و صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے اپنے حلقہ انتخاب کے دورے کے دوران زرعی پانی کی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے ڈپٹی کمشنر ضلع اوستہ محمد محمد رمضان پلال، ایس ایس پی حافظ معاذ الرحمٰن اور محکمہ ایریگیشن کے اعلیٰ حکام کیہر اہ مختلف ریگولیٹرز، نہروں اور شاخوں کا دورہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق دورے کا مقصد زرعی پانی کی منصفانہ تقسیم، ٹیل (بقیہ 32 صفحہ 3 پر)

بلوچستان میں صحت کے شعبے میں جدید ٹیکنالوجی کا فروغ خوش آئند ہے، نا بلیدی

صوبے کے دیگر سرکاری طبی اداروں میں بھی جدید اور ڈیجیٹل نظام کے فروغ کیلئے اسی طرز پر اقدامات کیے جائیں گے

مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ترقی نسواں کا بینظیر بھٹو ایمرجنسی رسپانس ٹراما سینٹر کوئٹہ کا دورہ، مختلف وارڈز کا معائنہ کیا

کوئٹہ (خ ن) مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ترقی نسواں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے بینظیر بھٹو ایمرجنسی رسپانس ٹراما سینٹر کوئٹہ کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے مختلف وارڈز کا معائنہ کیا اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات کا جائزہ لیا اس موقع پر ٹراما سینٹر کے مینجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر کامران خان کاسی اور ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالحفیظ سیال نے ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی کو سینٹر کی کارکردگی، جدید طبی سہولیات اور (بقیہ 33 صفحہ 3 پر)

تعمیراتی و مرمتی کاموں کے معیار، شفافیت اور پائیداری پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کیا جائے، عبدالرزاق

پولیس اہلکاروں کو بہتر سہولیات اور جدید ورکنگ ماحول کی فراہمی سے نہ صرف ان کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا

کوئٹہ (خ ن) ڈپٹی کمشنر ... عبدالرزاق ... پولیس تھانہ ... کا تفصیلی معائنہ کیا ... (بقیہ 38 صفحہ 3 پر)

وندر، مصروف ترین شاہراہ میراں پیر روڈ شہریوں کیلئے دردِ سر بن گئی

سڑک کی تنگی بڑھتے ہوئے ٹریفک کے دباؤ اور جگہ جگہ قائم ناجائز تجاوزات نے شہریوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے

سونمیانی وندر (رپورٹ/ زبیر بلوچ) مصروف ترین شاہراہ میراں پیر روڈ شہریوں کیلئے دردِ سر بن گئی۔ سڑک کی تنگی بڑھتے ہوئے ٹریفک کے دباؤ اور جگہ جگہ قائم ناجائز تجاوزات نے شہریوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ صبح سے رات گئے تک شاہراہ پر سینکڑوں چھوٹی بڑی گاڑیاں، مسافر بسیں، مال بردار ٹرکیں، رکشے، موٹر سائیکلیں، طلبہ و طالبات، سرکاری ملازمین، تاجر (بقیہ 42 صفحہ 3 پر)

مصروف ترین شاہراہ میراں پیر روڈ پر ٹریفک جام کا منظر

شہید لیڈی پولیو ورکر کی قربانی کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، حمیرا بلوچ

اوتھل (خ ن) ڈپٹی کمشنر لسبیلہ حمیرا بلوچ نے ٹریفک حادثے میں شہید ہونے والی لیڈی پولیو ورکر کے اہلِ خانہ سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ لسبیلہ اور محکمہ صحت کی مشترکہ کاوشوں کے تحت مالی امداد کا چیک ان کے لواحقین کے حوالے کیا، جبکہ شہید پولیو ورکر کے بیٹے کی میٹرک (بقیہ 43 صفحہ 3 پر)

گنداخہ میں ہیپاٹائٹس سی کی مفت اسکریننگ، تشخیص اور آگاہی مہم کا باقاعدہ آغاز

ضلع اوستہ محمد کو ہیپاٹائٹس سی سے پاک اور ایک صحت مند معاشرہ بنانے کے قومی ہدف کو کامیاب بنایا جا سکے

گنداخہ: (نامہ نگار فرید احمد) وزیر اعظم پاکستان کے قومی پروگرام برائے انسداد ہیپاٹائٹس سی کے تحت ضلع اوستہ محمد میں رورل ہیلتھ سینٹر گنداخہ میں ہیپاٹائٹس سی کی مفت اسکریننگ، تشخیص اور آگاہی مہم کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔ اس قومی مہم کا مقصد ہیپاٹائٹس سی کی بروقت تشخیص، مؤثر علاج کی فراہمی اور بیماری کے پھیلاؤ کی روک تھام کو یقینی بنانا ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر اوستہ محمد ڈاکٹر امیر علی جمالی نے افتتاحی موقع پر بتایا کہ یہ خصوصی پروگرام تقریباً 12 سے (بقیہ 39 صفحہ 3 پر)

عطاء الرحمٰن خان، PPMPSP کی سربراہی میں ایس ایس پی آفس گوادر میں عوامی کھلی کچہری

گوادر (خ ن) سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس گوادر فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) عطاء الرحمٰن خان، PSP, PPM کی سربراہی میں ایس ایس پی آفس گوادر میں عوامی کھلی کچہری کا انعقاد کیا گیا، جس میں پولیس افسران، ضلعی انتظامیہ، سول سوسائٹی، انجمن تاجران، اور شہریوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی شرکاء نے منشیات (بقیہ 44 صفحہ 3 پر)

ملازمین کے حقوق کیلئے دی جانے والی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں، لیاقت علی جمالی

گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن اوستہ محمد ہر اس جدوجہد میں گرینڈ الائنس بلوچستان کے شانہ بشانہ کھڑی رہے گی

گنداخہ: (نامہ نگار) گرینڈ الائنس بلوچستان کے گرفتار قائدین کی باعزت رہائی پر گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن ضلع اوستہ محمد کے صدر لیاقت علی جمالی، جنرل سیکرٹری نعمت اللہ جمالی اور آفس سیکرٹری احسان اللہ مینگل نے اپنے مشترکہ بیان میں مرکزی صدر سجاد حسین رند و دیگر قائدین کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اپنے عظیم قائدین کو سرخ سلام پیش کرتے ہیں جنہوں نے سرکاری ملازمین کے آئینی، قانونی اور جائز حقوق کے تحفظ کیلئے بے (بقیہ 40 صفحہ 3 پر)

نوجوانوں کو جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، حمیرا بلوچ

لسبیلہ (خ ن) ڈپٹی کمشنر لسبیلہ حمیرا بلوچ نے کہا ہے کہ نوجوانوں کو جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہنرمند نوجوان ہی ملکی ترقی، معاشی استحکام اور خوشحالی میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں روزانہ ردوبدل کا فیصلہ تسلیم نہیں، ٹرانسپورٹرز

ایندھن کی قیمتوں میں غیر یقینی اضافے سے ٹرانسپورٹ کا شعبہ شدید بحران کا شکار ہو جائے گا، ظاہر شاہ کاکڑ

کوئٹہ (پ ر) آل بلوچستان بس یونین، پنجاب خیبر پختونخوا بس یونین کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ظاہر شاہ کاکڑ، جنرل سیکرٹری وزیر خان کاکڑ، نائب صدر اقبال سرگڑھ، حبیب اللہ خان، عبدالمتین خان اور دیگر مرکزی رہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں حکومت کی جانب سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا روزانہ کی بنیاد پر جائزہ لینے اور ان میں ردوبدل (بقیہ 41 صفحہ 3 پر)

سیکرٹری خزانہ جہانگیر کاکڑ اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک سے متعلق منعقدہ اجلاس میں بذریعہ ویڈیو لنک شرکت کر رہے ہیں

ڈپٹی کمشنر نصیرآباد کا پانی کی قلت کے حوالے سے موصول ہونے والی شکایات پر فوری نوٹس

نصیرآباد (خ ن) ڈپٹی کمشنر نصیرآباد ورینداد لعل نے ڈیرہ مراد جمالی کے شہریوں کی جانب سے پانی کی قلت کے حوالے سے موصول ہونے والی شکایات پر فوری نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ افسران کو ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرنے کی ہدایت جاری کر دی تفصیلات کے مطابق (بقیہ 46 صفحہ 3 پر)

دینی مدارس کی قانونی رجسٹریشن میں رکاوٹیں ناقابلِ قبول ہیں: حافظ محمد صدیق مدنی

دینی مدارس قرآن و حدیث، فقہ اور اسلامی علوم کے تحفظ و اشاعت کے عظیم مراکز ہیں

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام چمن بلوچستان کے رہنماء حافظ محمد صدیق مدنی نے کہا ہے کہ دینی مدارس ملک کے اہم دینی و تعلیمی ادارے ہیں جو لاکھوں طلبہ کو دینی و عصری تعلیم فراہم کرنے کے ساتھ معاشرے میں تعلیم، تربیت اور فلاحی خدمات کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ دینی مدارس کو آئین اور قانون کے تحت حاصل حقوق سے محروم کرنا یا ان کی قانونی رجسٹریشن میں غیر ضروری رکاوٹیں پیدا کرنا کسی صورت قابلِ قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ (بقیہ 45 صفحہ 3 پر)

ہائی ٹرانسمیشن لائن پر تخریب کاری کا بڑا منصوبہ پولیس، واپڈا عملے، عوام اور نوجوانوں نے مشترکہ کارروائی سے ناکام بنا دیا

ایل ایس گنداواہ عمران علی راہوجہ بھی فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے اور بجلی کی لائن کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے کارروائی میں اپنا کردار ادا کیا

جھل مگسی نامہ نگار منیر احمد رڈ) ہائی ٹرانسمیشن لائن پر تخریب کاری کا بڑا منصوبہ پولیس، واپڈا عملے، عوام اور نوجوانوں نے مشترکہ کارروائی سے ناکام بنا دیا گزشتہ رات بھاگ سے گنداواہ آنے والی ہائی ٹرانسمیشن بجلی لائن کو نقصان پہنچانے اور قیمتی تاریں چوری کرنے کی کوشش کو پولیس، ایل ایس گنداواہ عمران علی راہوجہ، مقامی عوام اور نوجوانوں نے بروقت کارروائی کرتے (بقیہ 47 صفحہ 3 پر)

ہائی ٹرانسمیشن لائن پر تخریب کاری کا بڑا منصوبہ پولیس، واپڈا عملے، عوام اور نوجوانوں نے مشترکہ کارروائی سے ناکام بنا دیا

واٹر ٹینکر ایسوسی ایشن کے صدر نجیب ترین سمیت 12 افراد کو گرفتار کرلیا گیا

کوئٹہ (این این آئی) واٹر ٹینکر ایسوسی ایشن کے صدر نجیب ترین سمیت 12 افراد کو گرفتار کرلیا گیا، کم عمر ڈرائیوروں، بغیر ڈرائیونگ لائسنس اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے واٹر ٹینکروں کے خلاف کوئٹہ پولیس کی کارروائی کے بعد واٹر ٹینکر ایسوسی ایشن نے (بقیہ 48 صفحہ 3 پر)

صحافت سے وابستہ کارکنوں کے حقوق کا تحفظ جائیگا بی ایم ایف

نامہ نگاروں کی زندگی میں مثبت تبدیلی اور پرنٹ میڈیا کا فروغ بلوچستان میڈیا فورم کا اولین نصب العین ہے۔ قیوم بلوچ

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان میڈیا فورم کے صدر قیوم بلوچ، سینئر اراکین ایگزیکٹو کمیٹی میجر اے کے شاہین، شیخ فرید اللہ، عامر بنگلزئی، اللہ داد رند، محمد علی ہزارہ، ندیم بابر مغل، عبدالمنان صلاحی، پیر جان بلوچ، ثناء اللہ دہپال، کامران خان، احمر ندیم، سلطان کرد اور دیگر نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ بلوچستان بھر کے کارکن صحافیوں، نامہ نگاروں، اخباری کارکنوں، فوٹو جرنلسٹس، کیمرہ پرسنز، کالم نگاروں اور سوشل میڈیا سے وابستہ ذمہ دار میڈیا کارکنوں کے حقوق (بقیہ 64 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ اللہ یار ٹماٹر کی فی کلو قیمت 400 روپے کی بلند ترین سطح پر جا پہنچی

ڈیرہ اللہ یار (بیورو چیف) سبزی مارکیٹ میں ایک بار پھر ٹماٹر کی قیمتوں میں سنسنی خیز اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جس کے بعد ٹماٹر کی فی کلو قیمت 400 روپے کی بلند ترین سطح پر جا پہنچی ہے۔ اچانک ہونے والے اس ناگہانی (بقیہ 66 صفحہ 3 پر)

بلوچستان کا مسئلہ سیاسی ہے، سید امان شاہ

وفاق تمام سیاسی قوتوں کو اعتماد میں لے کر پائیدار سیاسی حل کی راہ ہموار کرے، صوبائی صدر

کوئٹہ (پ ر) عوام پاکستان پارٹی بلوچستان کے صوبائی صدر سید امان شاہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ بنیادی طور پر ایک سیاسی مسئلہ ہے، جس کا دیرپا اور قابل قبول حل صرف سنجیدہ، بامقصد اور نتیجہ خیز سیاسی مکالمے کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کے تجربات اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ طاقت کے استعمال، انتظامی (بقیہ 68 صفحہ 3 پر)

بگٹی حکومت تحریک انصاف پر تنقید کی بجائے امن پر توجہ دے، صادق آغا

تحریک انصاف پر سرفراز بگٹی کی تنقید عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کی ناکام کوشش ہے۔

کوئٹہ (پ ر) پاکستان تحریک انصاف بلوچستان کے صوبائی سینئر نائب صدر اور معروف قبائلی شخصیت سید صادق آغا نے کہا ہے کہ فارم 47 کی پیداوار صوبائی حکومت کے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی جانب سے پاکستان تحریک انصاف اور قائد تحریک عمران خان پر کی جانے والی تنقید اور بے بنیاد الزامات سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ (بقیہ 65 صفحہ 3 پر)

ترقیاتی منصوبوں کی بروقت اور معیاری تکمیل حکومت بلوچستان کی اولین ترجیح ہے، ولی محمد بڑیچ

لورالائی (خ ن) کمشنر لورالائی ڈویژن ولی محمد بڑیچ کی زیر صدارت ڈویژنل ڈائریکٹرز کا محکمانہ ترقیاتی جائزہ اجلاس کمشنر آفس لورالائی میں منعقد ہوا، جس میں لورالائی ڈویژن کے تمام محکموں کے ڈویژنل سربراہان اور متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران مختلف (بقیہ 67 صفحہ 3 پر)

عوام اپنے جائز اور قانونی کاموں کیلئے ایک دفتر سے دوسرے دفتر کے چکر لگانے پر مجبور ہیں، مولانا عبدالرحمٰن رفیق

سرکاری دفاتر میں شفافیت، جوابدہی اور عوام دوست نظام کو یقینی بنایا جائے

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق، سیکرٹری جنرل حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد، عبدالصمد حقیار، مفتی محمد ابوبکر، عبدالباری شہزاد، مولانا جمال الدین حقانی، مفتی رشید احمد حقانی اور حاجی محمد شمشوزئی نے کہا ہے کہ سرکاری دفاتر عوامی خدمت کے بجائے بدعنوانی اور رشوت خوری کی آماجگاہ بنتے جا رہے ہیں جس سے عام شہری شدید ذہنی اذیت اور مایوسی (بقیہ 69 صفحہ 3 پر)

شہید خماری پولیس اسٹیشن گوادر میں عوامی کھلی کچہری

گوادر (خ ن) انسپکٹر جنرل آف پولیس بلوچستان کا وژن اور صوبائی حکومت کی عوام دوست پالیسی کے تحت شہید خماری پولیس اسٹیشن گوادر میں عوامی کھلی کچہری کا انعقاد کیا گیا۔ کھلی کچہری میں ڈی ایس پی چاکر، ایس ایچ او (بقیہ 49 صفحہ 3 پر)

لورالائی: بلوچستان گرینڈ الائنس کے اسیران کی رہائی پر شاندار استقبال، قربانیوں اور جدوجہد کو خراجِ تحسین

لورالائی (میاں محمد عامر بشیر آرائیں) بلوچستان گرینڈ الائنس لورالائی ڈویژن کے اسیران کی جیل سے رہائی کے بعد لورالائی پہنچنے پر ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر ایپکا بلوچستان کے صوبائی جنرل سیکریٹری اور بلوچستان گرینڈ الائنس لورالائی کے آرگنائزر ملک امیر زادہ علیزئی، گرینڈ الائنس کے ضلعی و ڈویژنل عہدیداران، مختلف سرکاری ملازمین کی تنظیموں کے نمائندوں اور کارکنوں کی بڑی تعداد (بقیہ 50 صفحہ 3 پر)

گنداواہ شہر کے بہادر نوجوانوں کو سلام پیش کرتا ہوں، سید غلام رسول شاہ

ان کی جرات و بہادری نے ہائی ٹرانسمیشن لائن کو تخریب کاری سے بچایا

جھل مگسی (نامہ نگار منیر احمد رڈ) سیاسی و سماجی رہنما سید غلام رسول شاہ بخاری ایڈووکیٹ نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ رات گنداواہ شہر کے بہادر نوجوانوں، پولیس اور ایل ایس گنداواہ عمران علی راہوجہ کی بروقت کارروائی، ہمت اور جرات کے باعث بھاگ سے گنداواہ آنے والی 33 کے وی ہائی ٹرانسمیشن لائن (بقیہ 51 صفحہ 3 پر)

جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر مولانا عبدالرحمٰن رفیق سیٹلائٹ ٹاؤن میں مقامی پیٹرول پمپ کے افتتاح کے بعد دعا کر رہے ہیں

عوامی مسائل کے حل کیلئے جدوجہد جاری رہے گی، شیخ بلال مندوخیل

اکستان پیپلز پارٹی شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے عوامی فلسفے پر کاربند جماعت ہے،

بلوچستان میں پارٹی تنظیم کو ہر سطح پر مزید فعال اور مضبوط بنایا جائے گا، ممبر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور ممبر قائمہ کمیٹی برائے تجارت

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما ممبر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور ممبر قائمہ کمیٹی برائے تجارت سینئر شیخ بلال خان مندوخیل سے انکے دفتر میں پاکستان پیپلز پارٹی کوئٹہ ڈویژن کے صدر خیر محمد ترین کی قیادت میں بلوچستان کے مختلف ڈویژنز سے تعلق رکھنے والے پارٹی عہدیداروں کے وفد نے ملاقات کی وفد میں رخشان ڈویژن کے صدر نعیم بلوچ، قلات ڈویژن کے صدر رفیق سجاد (بقیہ 34 صفحہ 3 پر)

جیکب آباد: جے ایس ٹی پاس امیدواروں کا آفر آرڈر جاری نہ ہونے کیخلاف احتجاج

جے ایس ٹی پاس امیدواروں کے آفر آرڈر فوری جاری کیے جائیں، مظاہرین

جیکب آباد (رپورٹ انیس جلھرانی) جیکب آباد میں جے ایس ٹی پاس امیدواروں نے آفر آرڈر جاری نہ ہونے کے خلاف شہید اللہ بخش پارک سے پریس کلب تک احتجاجی ریلی نکالی اور دھرنا دے کر حکومتِ سندھ کے خلاف نعرے بازی کی۔ احتجاج کی قیادت امتیاز بروہی، احمد علی کٹبار، فراز ابڑو، اصغر ٹالانی، جواد لاشاری، چنگیز کھوسو اور دیگر رہنماؤں نے کی۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ تحریری امتحان، انٹرویو اور دیگر تمام مراحل مکمل کرنے کے باوجود آفر آرڈر (بقیہ 52 صفحہ 3 پر)

عوامی شکایات پر میونسپل کمیٹی وندر نے کتا مار مہم کا باقاعدہ آغاز

شہریوں کے مسائل کا بروقت حل فراہم کرنا میونسپل کمیٹی کی اولین ترجیح ہے، عنایت اللہ راٹھوڑ

سونمیانی وندر (رپورٹ/ زبیر بلوچ) عوامی شکایات پر میونسپل کمیٹی وندر نے کتا مار مہم کا باقاعدہ آغاز کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق چیئرمین میونسپل کمیٹی وندر امام بخش برہ، چیف آفیسر عبدالبصیر خان مندوخیل کی خصوصی ہدایات پر سیکرٹری میونسپل کمیٹی عنایت اللہ راٹھوڑ کی نگرانی میں میونسپل کمیٹی وندر کے عملے نے وندر سٹی کے مختلف گلی محلوں، رہائشی علاقوں، بازاروں اور عوامی (بقیہ 63 صفحہ 3 پر)

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر صحبت پور عبدالحمید ابڑو نے اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا

ڈیرہ اللہ یار (بیورو چیف) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (DEO) صحبت پور عبدالحمید ابڑو نے اپنے عہدے کا چارج سنبھال کر باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا ہے۔ اس موقع پر اساتذہ سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق (بقیہ 62 صفحہ 3 پر)

تعلیم محض ڈگری یا کاغذ کے ٹکڑے کا نام نہیں، خلیل الرحمٰن خلیل

یہ انسان کی تیسری آنکھ ہے جو اسے سچا شعور، بصیرت اور اچھے و برے کی تمیز سکھاتی ہے

ڈیرہ اللہ یار (بیورو چیف) ڈیرہ اللہ یار کے نوجوان رہنما خلیل الرحمٰن خلیل نے کہا ہے کہ تعلیم محض ڈگری یا کاغذ کے ٹکڑے کا نام نہیں، بلکہ یہ انسان کی تیسری آنکھ ہے جو اسے سچا شعور، بصیرت اور اچھے و برے کی تمیز سکھاتی ہے انہوں نے کہا کہ جس طرح انسان کی دو ظاہری آنکھیں (بقیہ 60 صفحہ 3 پر)

نصیرآباد ڈویژن کو سرسبز و شاداب بنانا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے، عوامی حلقے

ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے اور علاقوں کی خوبصورتی کیلئے بڑے پیمانے پر شجرکاری مہم چلانے اور گرین کور کو بڑھانے کی ضرورت ہے

ڈیرہ اللہ یار (بیورو چیف) عوامی حلقوں نے کہا ہے کہ نصیرآباد ڈویژن میں بڑھتی ہوئی شدید گرمی کے توڑ، ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے اور علاقوں کی خوبصورتی کیلئے بڑے پیمانے پر شجرکاری مہم چلانے اور گرین کور کو بڑھانے کی ضرورت ہے جبکہ نصیرآباد ڈویژن کو سرسبز و شاداب بنانا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔ اس مقصد کیلئے زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق (بقیہ 53 صفحہ 3 پر)

اسسٹنٹ کمشنر دشت کا سب ڈویژن دشت کے مختلف سرکاری محکموں کا دورہ

تربت (خ ن) ڈپٹی کمشنر کیچ کی ہدایات کی روشنی میں اسسٹنٹ کمشنر دشت، ندیم اقبال بنگلزئی نے سب ڈویژن دشت کے مختلف سرکاری محکموں کا دورہ کیا۔ دورہ کیے گئے (بقیہ 54 صفحہ 3 پر)

تنویر حفیظ ایوبی کا چیئرمین میونسپل کمیٹی وندر امام بخش برہ سے ملاقات

بسوں میں سفر کرنے والی طالبات سے کسی بھی قسم کا کرایہ وصول نہ کیا جائے، سربراہ اسٹوڈنٹس ایجوکیشن اینڈ کلچر موومنٹ

سونمیانی وندر (رپورٹ/ زبیر بلوچ) اسٹوڈنٹس ایجوکیشن اینڈ کلچر موومنٹ کے سربراہ تنویر حفیظ ایوبی نے چیئرمین میونسپل کمیٹی وندر امام بخش برہ سے ملاقات کی اور انہیں طالبات کو درپیش سفری مشکلات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ٹرانسپورٹ گاڑیاں طالبات سے کرایہ وصول کر رہی ہیں۔ اس موقع پر چیئرمین ایم سی وندر امام بخش برہ نے فوری طور پر ٹائم کیپر (بقیہ 61 صفحہ 3 پر)

وندر، چیئرمین میونسپل کمیٹی وندر امام بخش برہ، چیف آفیسر عبدالبصیر خان مندوخیل کی ہدایت پر سیکرٹری میونسپل کمیٹی عنایت اللہ راٹھور کی نگرانی میونسپل کمیٹی وندر کے عملے نے وندر سٹی کے مختلف گلی محلوں، رہائشی علاقوں، بازاروں میں کتا مار مہم میں مصروف ہیں

صوبائی وزیر لائیو اسٹاک بلوچستان کا ڈپٹی کمشنر آفس اوستہ محمد کا اہم دورہ

کسانوں کو پانی کی فراہمی میں کسی قسم کی غفلت یا ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی، سردارزادہ فیصل خان جمالی

گنداخہ: (نامہ نگار) صوبائی وزیر لائیو اسٹاک بلوچستان سردارزادہ فیصل خان جمالی نے ڈپٹی کمشنر آفس اوستہ محمد کا اہم دورہ کیا، جہاں انہوں نے ڈپٹی کمشنر محمد رمضان پلال سے تفصیلی ملاقات کی۔ ملاقات میں ضلع اوستہ محمد میں جاری ترقیاتی منصوبوں، نہری پانی کی منصفانہ تقسیم، زرعی صورتحال، امن و امان اور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق امور پر جامع (بقیہ 56 صفحہ 3 پر)

وائس چانسلر یونیورسٹی آف لورالائی کا سپورٹس گراؤنڈ کا دورہ

لورالائی (میاں محمد عامر بشیر آرائیں) یونیورسٹی آف لورالائی کے وائس چانسلر، انجینئر پروفیسر ڈاکٹر احسان اللہ کاکڑ نے یونیورسٹی سپورٹس گراؤنڈ کا تفصیلی دورہ کیا، جہاں انہوں نے آئندہ منعقد ہونے والے مختلف کھیلوں کے مقابلوں، خصوصاً ہائر ایجوکیشن کمیشن (بقیہ 55 صفحہ 3 پر)

جیکب آباد: سیپکو کی نجکاری کیخلاف واپڈا ہائیڈرو یونین کا احتجاج، دفاتر کی تالہ بندی، دھرنا

سیپکو کی نجکاری کا فیصلہ فوری طور پر واپس لیا جائے، مظاہرین نجکاری کے خلاف شدید نعرے بازی

جیکب آباد (رپورٹ انیس جلھرانی) جیکب آباد میں سیپکو کو نجی شعبے کے حوالے کرنے کے خلاف واپڈا ہائیڈرو یونین کی اپیل پر ملازمین نے دفاتر کی تالہ بندی کرتے ہوئے احتجاجی مظاہرہ اور دھرنا دیا۔ احتجاج کی قیادت ہائیڈرو یونین کے رہنماؤں عدنان لاشاری، (بقیہ 57 صفحہ 3 پر)

آل بلوچستان پرامن پاکستان فٹبال ٹورنامنٹ ڈگری کالج اسٹیڈیم گراؤنڈ لورالائی

لورالائی (میاں محمد عامر بشیر آرائیں) آل بلوچستان پر امن پاکستان فٹبال ٹورنامنٹ ڈگری کالج اسٹیڈیم گراؤنڈ لورالائی 2026۔ ٹورنامنٹ کے سلسلے میں آج کھیلے گئے دوسرا اہم میچ جو افغان فٹبال کلب لورالائی بمقابلہ جانباز فٹبال کلب لورالائی کے درمیان ہوا جو زبردست دلچسپ مقابلہ وایز میچ آخیر تک برابر رہا۔

نوشکی پولیس کی کھلی کچہری، عوامی مسائل کے فوری حل کیلئے مؤثر اقدامات

عوام کے جان و مال کا تحفظ اور ان کے مسائل کا حل پولیس کی اولین ترجیح ہے، ایس پی نوشکی سلیم شاہوانی

کوئٹہ (پ ر) نوشکی پولیس کی کھلی کچہری، عوامی مسائل کے فوری حل کیلئے مؤثر اقدامات۔ ایس پی نوشکی سلیم شاہوانی کی سربراہی میں صدر تھانہ نوشکی میں کھلی کچہری کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پولیس افسران، انجمن تاجران اور مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے (بقیہ 59 صفحہ 3 پر)

کھیر تھر کینال میں پانی بحران کے خاتمے کیلئے ہر ممکن اقدامات جاری

عوام کو جلد ریلیف ملے گا، سردارزادہ فیصل خان جمالی

گنداخہ: (نامہ نگار) صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی سے گوٹھ سردار رستم خان جمالی بکھرڑہ میں حلقہ انتخاب کے معززین، معتبرین، قبائلی عمائدین، زمینداروں، آبادگاروں، کسانوں اور مختلف علاقوں سے آئے ہوئے عوامی وفود نے بڑی تعداد میں ملاقات کی۔ اس موقع پر وفود نے کھیر تھر کینال میں زرعی پانی کی شدید قلت، نہری نظام میں پانی کی غیر منصفانہ تقسیم، فصلوں کی تباہی، کاشتکاروں کو درپیش مشکلات اور دیگر عوامی مسائل سے تفصیل سے آگاہ کیا۔ ملاقات کے دوران صوبائی وزیر سردارزادہ فیصل خان جمالی نے وفود کی باتیں انتہائی (بقیہ 58 صفحہ 3 پر)

تربت، اسسٹنٹ کمشنر دشت ندیم اقبال بنگلزئی تحصیل دشت میں ایک صحت کے مرکز کا دورہ کر رہے ہیں

گنداخہ، صوبائی وزیر لائیو سٹاک بلوچستان سردارزادہ فیصل خان جمالی نے ڈپٹی کمشنر آفس اوستہ محمد کا دورہ کے موقع پر ڈپٹی کمشنر محمد رمضان پلال سے تفصیلی ملاقات کر رہے ہیں